Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 55

شمارہ 50

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

22 ذوالقعدہ 1427 ہجری 14 فتح 1385 ہش 14 دسمبر 2006ء

## اخبار احمدیہ

قادیان 9 دسمبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت پر غور کرنے اور اس سے فیض حاصل کرنے کی تلقین فرمائی۔

احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

# حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ جن اعلیٰ اخلاق کے مظاہرے کی تلقین کرتا ہے ان میں سے ایک خلق مجالس کے حقوق بھی ہیں

## ارشاد باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْٓ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ۔ اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیْسَ بِضَآرِّھِمْ شَیْئًا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔

(سورۃ المجادلۃ 10-11)

ترجمہ: ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم باہم خفیہ مشورہ کرو تو گناہ، سرکشی اور رسول کی نافرمانی پر مبنی مشورہ نہ کیا کرو۔ ہاں نیکی اور تقویٰ کے بارہ میں مشورہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرو جس کے حضور تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔ خفیہ سازشیں تو صرف شیطان کی طرف سے ہوتی ہیں تا کہ وہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے غم میں مبتلا کر دے۔ جبکہ وہ انہیں ذرہ بھر بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا مگر اللہ کے اذن کے ساتھ۔ پس چاہئے کہ مومن اللہ ہی پر توکل کریں''

## احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم نشین کیسے ہوں کن لوگوں کی مجلس میں ہم بیٹھیں اس پر آپؐ نے فرمایا ''مَنْ ذَکَّرَکُمُ اللّٰہَ رُؤْیَتُہٗ وَزَادَ فِیْ عِلْمِکُمْ مَنْطِقُہٗ وَذَکَّرَکُمْ بِالْآخِرَۃِ عَمَلُہٗ'' یعنی ان لوگوں کی مجلس میں بیٹھو جن کو دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے۔ اور جن کی گفتگو سے تمہارا دینی علم بڑھے اور جن کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے (ترغیب)

☆...... حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا نیک اور برے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا یا تو اس سے خرید لے گا ورنہ کم از کم اس کی خوشبو اور ... تو سونگھ بھی لے گا اور بھٹی جھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا اس کا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب استحباب مجالسۃ الصالحین)

☆...... ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب کچھ لوگ اکٹھے ہوں اور بغیر اللہ کا ذکر کئے ہوئے الگ ہو جائیں تو ضرور ان کا حال ایسا ہی ہے گویا کہ وہ مردہ گدھے کے پاس سے واپس آرہے ہیں اور ان کی مجلس ان کے لئے افسوسناک بات بن جائے گی۔

(ابوداؤد کتاب الآداب باب فی کفارۃ المجلس)

## فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

''جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کر جاتی ہے اسی لئے احادیث اور قرآن شریف میں صحبت بد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی ہے اور لکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت ہوتی ہو اس مجلس سے فی الفور اٹھ جاؤ۔ ورنہ جو اہانت سن کر نہیں اٹھتا اس کا شمار ان ہی میں سے ہوگا۔ صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے اس لئے کس قدر ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان ''کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ'' کے پاک ارشاد پر عمل کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں اور واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھ لیتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے مگر ایک شخص ان میں سے نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں وہ بھی ان میں سے ہی ہے کیونکہ اِنَّھُمْ قَوْمٌ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں۔ سخت بدنصیب وہ شخص ہے جو صحبت سے دور ہے'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ 507 الحکم جنوری 1904)

''یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے گناہ سے بچنے کیلئے جہاں دعا کرو وہاں تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی دعا بھی کرتے رہو اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضا و قدر کی طرف سے جو انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 96)

## 115واں جلسہ سالانہ قادیان 2006ء مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 115 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2006ء (بروز منگل، بدھ، جمعرات) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت**:: جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 18 ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز جمعہ منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# پوپ صاحب کے جواب میں!

((7))

گزشتہ گفتگو میں عرض کیا گیا تھا کہ ہم بائیبل کے حوالہ سے عورتوں کے حقوق کے متعلق کچھ عرض کریں گے اور ساتھ ہی ان مختلف سزاؤں کا بھی تذکرہ کریں گے جو بائیبل نے مختلف جرائم کیلئے تجویز کی ہیں اور ساتھ ہی قرآن مجید سے ان تمام اُمور کا موازنہ بھی کریں گے۔

## بائیبل اور عورت::

بائیبل نے عورت کو مرد کے مقابلہ میں ایک دوسرے درجے کی مخلوق تسلیم کیا ہے بعض ایام میں اس کو نہایت ناپاک قرار دیا ہے۔ عہد نامہ جدید کی کتاب قرنتیوں میں لکھا ہے:-

”تمہاری عورتیں کلیسے میں چپکی رہیں کہ انہیں بولنے کا حکم نہیں۔ بلکہ چاہئے کہ فرمانبردار رہیں جس طرح شریعت میں بھی لکھا ہے اور اگر وہ کچھ سیکھنا چاہیں تو گھر میں اپنے خصم سے پُوچھیں کیونکہ شرم کی بات ہے کہ عورتیں کلیسے میں بولیں۔“

عورت کے دوسرے درجے کے ہونے کی وجہ بائیبل نے یہ بتائی ہے کہ عورت نے آدم کو بہکایا تھا جس کی وجہ سے آدم کو باغ عدن سے نکلنا پڑا اس کے بعد سے اللہ نے عورت کو یہ سزا دی ہے کہ:-

”مَیں تیرے حمل میں تیرے درد کو بہت بڑھاؤں گا۔ اور درد سے تُو لڑکے جنے گی اور اپنے خصم کی طرف تیرا اشتیاق ہوگا اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا۔“ (پیدائش 3/13,16)

لیکن قرآن مجید فرماتا ہے:-

اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُم عَلٰى بَعْضٍ (النساء:35)

کہ مرد عورتوں کے محافظ ہیں ان کے Safty guard ہیں اور اس لئے کہ عورتوں کی نسبت اللہ نے مردوں کو مضبوط قویٰ کی فضیلت بخشی ہے۔ حقوق کے اعتبار سے مرد و عورت ہر دو کے حقوق بالکل برابر ہیں۔ فرمایا:

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِى عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ (البقرہ: 229)

یعنی ان عورتوں کے ویسی ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم نصف دین عائشہ سے سیکھو۔ لیکن دوسری طرف انجیل کا یہ فرمان ہے کہ عورتیں بالکل خاموش رہیں۔

بائیبل بتاتی ہے کہ عورت بحالت حیض و نفاس و حمل نہایت ناپاک مخلوق ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

”جو عورت کہ حاملہ ہو اور لڑکا جنے تو وہ سات دن تک ناپاک ہوگی۔“ (احبار 12/4)

”اور اگر لڑکی جنے تو لڑکے کی نسبت دوگنی ناپاک ہوگی۔“ (احبار 12/4)

پھر لکھا ہے:-

”اگر حیض والی عورت کو کوئی چھوئے گا بھی تو شام تک نجس رہے گا۔“ (احبار 15/19)

”جو کوئی اس کے بستر کو چھوئے گا وہ اپنے کپڑے دھوئے اور غسل کرے اگر مرد اس کے ساتھ لیٹے گا بھی تو سات دن تک ناپاک ہوگا۔ اور ہر وہ بستر جس پر مرد بیٹھے گا وہ بھی ناپاک ہو جائے گا۔“ (احبار 15/24)

قرآن مجید عورت کے حیض و نفاس کے ایام کے متعلق فرماتا ہے کہ یہ وہ چیز ہے جس سے عورت کو تکلیف محسوس ہوتی ہے اور چونکہ اخراج حیض و نفاس کے وقت مجامعت سے بیماری کا خطرہ ہے اس لئے ان دنوں میں صرف مجامعت نہیں کرنی علاوہ اس کے عورت کے ساتھ بیٹھنے لیٹنے میں، اس کے ساتھ کھانا کھانے میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ عورت ان ایام میں چاہے جس بستر پر بیٹھ جائے وہ بستر ہرگز ناپاک نہیں ہوگا۔

بائیبل حکم دیتی ہے کہ اگر بیوہ شادی نہ کرے تو بہتر ہے لکھا ہے:-

”بیوہ اگر بن بیاہی ہے تو میری دانست میں زیادہ سعادت مند ہے اور میں جانتا ہوں کہ خدا کی رُوح مجھ میں ہے۔“ (1-قرنیتوں:7/40)

لیکن قرآن مجید فرماتا ہے کہ سوسائٹی کا فرض ہے کہ بیوہ کی، خاص طور پر جو جوان بیوہ ہے اس کی شادی ضرور کر دی جائے۔ فرمایا:-

”وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُم“ (النُّور: 33) کہ جو تم میں سے بیوائیں ہو جائیں ان کی ضرور شادی کر دیا کرو۔ بائیبل کہتی ہے کہ بن بیاہے رہنا بہتر ہے۔ لکھا ہے:-

”سو مَیں بن بیاہے مردوں اور بیواؤں سے کہتا ہوں کہ وہ ایسے رہیں جیسا مَیں ہوں۔ لیکن اگر وہ ضبط نہ کر سکیں تو بیاہ کریں۔“

قرآن مجید نے شادی کرنے کو ضروری قرار دیتا ہے اور عیسائیوں کی رہبانیت کی رسم کو ایک بدعت قرار دیتا ہے جو کتاب مقدس میں ان پر فرض نہیں کی گئی تھی بلکہ بعد میں عیسائیوں نے خود ہی اپنے پر لاد لی۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے:-

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰى اٰثَارِهِم بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ وَجَعَلْنَا فِى قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ (الحدید: 28)

پھر ہم نے ان کے آثار پر متواتر اپنے رسول بھیجے اور عیسیٰ بن مریم کو بھی پیچھے لائے اور اسے ہم نے انجیل عطا کی اور ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے اس کی پیروی کی نرمی اور مہربانی رکھ دی اور ہم نے ان پر وہ رہبانیت فرض نہیں کی تھی جو انہوں نے بدعت بنالی۔

اب قارئین خود ہی اندازہ لگالیں کہ بائیبل اور قرآن مجید ہر دو کی تعلیمات میں سے موجودہ زمانے کی ضروریات کے مطابق کون سی تعلیم ہے اور کس تعلیم کے مطابق عیسائی اور مسلمان قانونی طور پر عمل کر رہے ہیں۔

اب سنئے تورات کی وہ تعلیم جو اس نے عورت کے متعلق دی ہے جس کا خاوند اس پر زنا کا الزام لگائے۔ عہد نامہ قدیم کی کتاب گنتی میں لکھا ہے:-

”پھر خداوند نے موسیٰ کو خطاب کر کے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم کر اور کہہ کہ اگر کسی کی جورو گمراہ ہو جائے اور اس سے بیوفائی کرے اور کوئی اس عورت کے ساتھ ہمبستر ہو اور یہ اس کے شوہر سے پوشیدہ ہو اور پردہ کی بات رہے اور وہ ناپاک ہو جائے اور اس پر گواہ نہ ہو اور فعل کرتی ہوئی پکڑی نہ جائے اور اس کے شوہر کے دل میں غیرت کا خیال آئے اور وہ اپنی جورو سے غیرت کھائے...... تو چاہئے کہ وہ اپنی جورو کو کاہن کے پاس حاضر کرے...... تب کاہن اس عورت کو نزدیک لائے...... اس عورت کو خدا کے حضور کھڑا کر کے اس کا سر ننگا کرے۔“

پھر لکھا ہے کہ کاہن اس عورت کو لعنت کی قسم دے اس کو زہر ملا ہوا پانی پلائے اور کہے کہ یہ پانی جو لعنت کا سبب ہے جو تیرا انتڑیوں میں جا کے تیرا پیٹ پھلائے تیری ران سڑائے۔

لکھا ہے کہ اگر تو وہ عورت زانیہ نہیں ہوگی تو زہر ملا پانی اس پر کوئی اثر نہیں کرے گا اور اگر زانیہ ہوگی تو زہر ملا پانی اس کی ہلاکت کا باعث ہوگا۔ (گنتی:5/11,31)

یہ ظالمانہ تعلیم تو اس عورت کے متعلق ہے جس پر اس کا شوہر الزام لگائے لیکن یہ نہیں لکھا کہ اگر مرد پر عورت الزام لگائے تو کیا یہ زہر ملا پانی مرد کو بھی پلایا جائے گا یہ ہے وہ بھاری تفریق اور ظلم جو موجودہ بائیبل مرد اور عورت کے درمیان کرتی ہے۔

لیکن قرآن مجید ایسے مرد کو جو اپنی عورت پر زنا کا الزام لگاتا ہے اور گواہیاں موجود نہ ہوں درج ذیل تعلیم دیتا فرماتا ہے:-

”اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس اپنی ذات کے سوا اور کوئی گواہ نہ ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو اللہ کی قسم کھا کر چار بار گواہی دینی ہوگی کہ وہ یقیناً سچوں میں سے ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا کہ اللہ کی اس پر لعنت ہے اگر وہ جھوٹوں میں سے ہے۔ اور اس عورت سے یہ بات سزا ٹال دے گی کہ وہ اللہ کی قسم کھا کر چار بار گواہی دے کہ وہ یقیناً (مرد) جھوٹوں میں سے ہے اور پانچویں بار یہ کہنا ہوگا کہ اس (یعنی عورت) پر اللہ کا غضب نازل ہو اور اگر وہ (مرد) سچوں میں سے ہے۔ (النور:7,9)

اب دیکھئے کہ بائیبل میں سراسر الزام عورت پر دے دیا گیا ہے اور غریب عورت کو زہر پینے پر مجبور کیا جارہا ہے لیکن اسلامی شریعت میں ایسے حالات میں مرد و عورت دونوں کو برابر قسم کھانے کیلئے کہا جارہا ہے۔ غور کیجئے کہ کس قدر مساوات کی تعلیم ہے۔ اور بائیبل کی شریعت میں عورت پر کس قدر ظلم ہے کہ جب اسے زہریلا پانی پلایا جائے گا تو چاہے تو وہ معصوم و مظلوم ہو یا گناہگار لازماً موت اس کے مقدر میں ہوگی۔

اب ملاحظہ فرمایئے عورت و مرد کے درمیان بائیبل کی ظالمانہ تفریق۔ لکھا ہے:-

”اگر کوئی شوہر اپنی بیوی پر الزام لگائے کہ شادی سے قبل یہ کنواری نہیں تھی تو اس عورت کا باپ شہر کے بزرگوں کے پاس اپنی بیٹی کے کنوارے پن کی نشانیاں پیش کرے اگر وہ باپ اپنی بیٹی کو کنوارہ ثابت کر دے گا تو اس کے خاوند کو جرمانہ ہوگا جو وہ لڑکی کے باپ کو ادا کرے گا لیکن اگر وہ لڑکی واقعی کنواری نہ نکلی اور شادی سے پہلے اس کی حرامکاری ثابت ہوگئی تو اس لڑکی کو پتھراؤ کر کے مار دیا جائے۔ (استثناء:22-22/13)

یہ ہے عورت کے متعلق بائیبل کی تعلیمات۔ باپ کو کہا جارہا ہے کہ اپنی بیٹی کے کنوارے پن کی نشانیاں بھری پنچایت میں پیش کرے ورنہ اس کی بیٹی کو پتھر مار مار کر موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ جی ہاں وہی بائیبل جس کے ماننے والے پادری اور عیسائی صاحبان، یہاں تک کہ پوپ صاحب بھی دن رات اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر الزام تراشیاں کرتے رہتے ہیں۔ عیسائی پادریوں کو ہمارا چیلنج ہے کہ وہ قرآن مجید میں عورت و مرد کے درمیان ایسی ظالمانہ تفریق ہرگز نہیں دکھا سکتے۔ بلکہ قرآن مجید ہی وہ واحد آسمانی صحیفہ ہے جو عورت کے لئے مرد کے برابر مساوی حقوق تسلیم کرتا ہے۔

(منیر احمد خادم)

# آج کل عائلی جھگڑوں کی شکایات پھر بہت زیادہ ہو گئی ہیں۔

## ہر احمدی اپنا اور اپنے گھر کا جائزہ لے۔ اگر ہمارے اپنے گھروں میں نرمی اور اعلیٰ اخلاق کے نظارے نظر نہیں آرہے تو ہم نے بھٹکے ہوئے لوگوں کو رستہ کیا دکھانا ہے۔

خلافت کے فرائض میں سے انصاف کرنا اور انصاف کو قائم کرنا ایک بہت بڑا فرض ہے اس لئے جماعتی عہدیدار بھی اس ذمہ داری کو سمجھیں۔ انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کرنا ان کا اولین فرض ہے۔

**اگر کسی واقف نو کے والدین کا اخراج از نظام جماعت ہو تو اس کا بھی وقف ختم ہو جاتا ہے۔ امیر جماعت اور سیکرٹریان وقف نو کا کام ہے کہ اس چیز کا خیال رکھیں۔ معافی کی صورت میں ہر بچے کا انفرادی معاملہ علیحدہ خلیفۂ وقت کے سامنے پیش ہوگا۔**

**عائلی جھگڑوں کی مختلف وجوہات کا ذکر کرتے ہوئے تقویٰ کو اختیار کرنے اور اعلیٰ اخلاق کو اپنانے کی تاکیدی نصائح**

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 10رنومبر 2006ء بمطابق 10رنبوت 1385 ہجری شمسی مقام مسجد بیت الفتوح ،لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾

(النساء: 2)

آجکل پھر عائلی جھگڑوں کی شکایات بہت زیادہ ہو گئی ہیں۔ میاں بیوی کے جو معاملات ہیں، آپس کے جھگڑے ہیں ان میں بعض دفعہ ایسے ایسے بیہودہ اور گھناؤنے معاملات سامنے آتے ہیں جن میں ایک دوسرے پر الزام تراشیاں بھی ہوتی ہیں یا مردوں کی طرف سے یا سسرال کی طرف سے ایسے ظالمانہ رویے ہوتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کا حکم ذَکِّرْ سامنے نہ ہو کہ نصیحت کرتے رہو، نصیحت یقیناً فائدہ دیتی ہے تو انسان مایوس ہو کر بیٹھ جائے کہ ان بگڑے ہوؤں کو ان کے حال پر چھوڑ دو، یہ سب حدیں پھلانگ چکے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسیح و مہدی کی غلامی اور نمائندگی میں نصیحت کرنے کے فرمان الٰہی کے مطابق نصیحت کرتے چلے جانے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے کہ جن لوگوں نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے یقیناً ان میں شرافت کا کوئی بیج تھا جس سے یہ نیکی کا شگوفہ پھوٹا ہے کہ احمدیت قبول کر لی اور اس پر قائم ہیں۔ پس اللہ کے حکم کے مطابق اور جو کام ذمہ لگایا گیا ہے اس کو ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہ نصیحت کر دیقیناً اللہ برکت ڈالے گا، میں اللہ تعالیٰ کے اس برکت ڈالنے کے سلوک کی امید کرتے ہوئے آج پھر اس بارے میں کچھ سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے الفاظ میں اثر پیدا کر دے کہ اجڑتے ہوئے گھر جنت کا گہوارہ بن جائیں۔ گو کہ مَیں گزشتہ خطبات میں بھی اشارۃً اس طرف توجہ دلاتا رہا ہوں لیکن آج ذرا کچھ وضاحت سے یہ فرض ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔

جیسا کہ مَیں نے کہا آجکل بذریعہ خطوط یا بعض ملنے والوں سے سن کر طبیعت بے چین ہو جاتی ہے کہ ہمارے مقاصد کتنے عظیم ہیں اور ہم ذاتی اناؤں کو مسائل کا پہاڑ سمجھ کر کن چھوٹے چھوٹے لغو مسائل میں الجھ کر اپنے گھر کی چھوٹی سی جنت کو جہنم بنا کر جماعتی ترقی میں مثبت کردار ادا کرنے کی بجائے منفی کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان مسائل کو کھڑا کرنے میں جو بھی فریق اپنی اَناؤں کے جال میں اپنے آپ کو بھی اور دوسرے فریق کو بھی اور نظام جماعت کو بھی اور پھر آخر کار بعض اوقات مجھے بھی الجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے عقل دے اور وہ اس مقصد کو سمجھے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا تھا۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ”وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کو دوبارہ قائم کروں۔“

پھر آپؑ فرماتے ہیں ”خدا نے مجھے دنیا میں اس لئے بھیجا کہ تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک ہدایتوں کی طرف کھینچوں اور وہ نور جو مجھے دیا گیا ہے اس کی روشنی سے لوگوں کو راہ راست پر چلاؤں۔ انسان کو اس بات کی ضرورت ہے کہ ایسے دلائل اس کو ملیں جن کے رو سے اس کو یقین آجائے کہ خدا ہے“۔

پس یہ بڑا مقصد ہے جس کے پورا کرنے کی ایک احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور اس کو جستجو رہنی چاہئے۔ اور کوئی احمدی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مقصد کے حصول کے لئے آپ کی مدد نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اپنی اَناؤں سے چھٹکارا حاصل نہیں کرتا ان پاک ہدایتوں پر عمل نہیں کرتا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دی ہیں۔ اگر ہمارے اپنے گھروں میں نرمی اور اعلیٰ اخلاق کے نظارے نظر نہیں آرہے تو ہم نے گم گشتہ اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو راستہ کیا دکھانا ہے؟ ہم تو خود ان گم گشتہ لوگوں میں شامل ہیں، ہم تو خود اپنی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ پس ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے، اپنے گھر کا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہم قرآنی تعلیم سے ہٹے ہوئے تو نہیں ہیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے لاشعوری طور پر دور تو نہیں چلے گئے؟ اپنی اَناؤں کے جال میں تو نہیں پھنسے ہوئے؟ اس بات کا

جائزہ لڑکے کو بھی لینا ہوگا اور لڑکی کو بھی لینا ہوگا، مرد کو بھی لینا ہوگا، عورت کو بھی لینا ہوگا، دونوں کے سسرال والوں کو بھی لینا ہوگا کیونکہ شکایت کبھی لڑکے کی طرف سے آتی ہے، کبھی لڑکی کی طرف سے آتی ہے، کبھی لڑکے والے زیادتی کررہے ہوتے ہیں، کبھی لڑکی والے زیادتی کررہے ہوتے ہیں لیکن اکثر زیادتی لڑکے والوں کی طرف سے ہوتی ہے۔ یہاں میں نے گزشتہ دنوں امیر صاحب کو کہا کہ جو اتنے زیادہ معاملات آپس کی ناچاقیوں کے آنے لگ گئے ہیں اس بارے میں جائزہ لیں کہ لڑکے کس حد تک قصوروار ہیں، لڑکیاں کس حد تک قصوروار ہیں اور دونوں طرف کے والدین کس حد تک مسائل کو الجھانے کے ذمہ دار ہیں۔ تو جائزے کے مطابق اگر ایک معاملے میں لڑکی کا قصور ہے تو تقریباً تین معاملات میں لڑکا قصوروار ہے، یعنی زیادہ مسائل لڑکوں کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہورہے ہیں اور تقریباً 30-40 فیصد معاملات کو دونوں طرف کے سسرال بگاڑ رہے ہوتے ہیں۔ اس میں بھی لڑکی کے ماں باپ کم ذمہ دار ہوتے ہیں اور لڑکے کے ماں باپ اپنی ملکیت کا حق جتانے کی وجہ سے ایسی باتیں کر جاتے ہیں جس سے پھر لڑکیاں ناراض ہوکر گھر چلی جاتی ہیں۔ یہ بھی غلط طریقہ ہے۔ لڑکے کا کام ہے کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کرے لیکن بیویوں کو بھی ان کا حق دے۔ جب ایسی صورت ہوگی تو پھر بیویاں عموماً خاوند کے ماں باپ کی بہت خدمت کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایسی بھی بہت ساری مثالیں ہیں کہ ساس سسر کو اپنے بچوں سے زیادہ اپنی بہوؤں پر اعتماد ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ خدانخواستہ جماعت میں نیکی اور اخلاق رہے ہی نہیں، بالکل ختم ہی ہوگئے ہیں، اکثریت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیکی پر قائم ہے۔ مگر جو مثالیں سامنے آتی ہیں وہ پریشان کرتی ہیں کہ یہ اتنی بھی کیوں ہیں؟ جو جائزہ میں نے یہاں لیا ہے اگر کینیڈا میں، امریکہ میں یا یورپ کی جماعتوں میں لیا جائے تو وہاں بھی عموماً یہی تصویر سامنے آئے گی۔ پس شعبہ تربیت کو ہر جگہ، ہر لیول (Level) پر جماعتی اور ذیلی تنظیموں میں فعال ہونے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

اسلام نے ہمیں اپنے گھریلو تعلقات کو قائم رکھنے اور محبت و پیار کی فضا پیدا کرنے کے لئے کتنی خوبصورت تعلیم دی ہے ایسے لوگوں پر حیرت اور افسوس ہوتا ہے جو پھر بھی اپنی اَناؤں کے جال میں پھنس کر دو گھروں، دو خاندانوں اور اکثر اوقات پھر نسلوں کی بربادی کے سامان کررہے ہوتے ہیں۔ اللہ رحم کرے۔ اسلامی نکاح کی یا اس بندھن کے اعلان کی یہ حکمت ہے کہ مرد و عورت جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق میاں اور بیوی کے رشتے میں پروئے جارہے ہوتے ہیں، نکاح کے وقت یہ عہد کررہے ہوتے ہیں کہ ہم ان ارشادات الٰہی پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے جو ہمارے سامنے پڑھے گئے ہیں۔ ان آیات قرآنی پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے جو ہمارے نکاح کے وقت اس لئے تلاوت کی گئیں تاکہ ہم ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں۔ اور ان میں سے سب سے پہلی نصیحت یہ ہے کہ تقویٰ پر قدم مارو، تقویٰ اختیار کرو۔ تو نکاح کے وقت اس نصیحت کے تحت ایجاب و قبول کررہے ہوتے ہیں، نکاح کی منظوری دے رہے ہوتے ہیں کہ ہم ان پر عمل کریں گے۔ کیونکہ اگر حقیقت میں تمہارے اندر تمہارے اس رب کا، اس پیارے رب کا پیار اور خوف رہے گا جس نے پیدائش کے وقت سے لے کر بلکہ اس سے بھی پہلے تمہاری تمام ضرورتوں کا خیال رکھا ہے، تمام ضرورتوں کو پورا کیا ہے تو تم ہمیشہ وہ کام کرو گے جو اس کی رضا کے کام ہیں اور اس کے نتیجہ میں پھر ان انعامات کے وارث ٹھہرو گے۔ میاں بیوی جب ایک عہد کے ذریعہ سے ایک دوسرے کے ساتھ بندھ گئے اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے کا عہد کیا تو پھر یہ دونوں کا فرض بنتا ہے کہ ان رشتوں میں مزید بہتری پیدا کرنے کے لئے پھر ایک دوسرے کے رشتہ داروں کا بھی خیال رکھیں۔ یاد رکھیں کہ جب خود ایک دوسرے کا خیال رکھ رہے ہوں گے اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھ رہے ہوں گے، عزیزوں اور رشتہ داروں کا خیال رکھ رہے ہوں گے، ان کی عزت کررہے ہوں گے، ان کو عزت دے رہے ہوں گے تو رشتوں میں دراڑیں ڈالنے کے لئے پھونکیں مارنے والوں کے حملے ہمیشہ ناکام رہیں گے کیونکہ باہر سے ماحول کا بھی اثر ہورہا ہوتا ہے۔ آپ کی بنیاد کیونکہ تقویٰ پر ہوگی اور تقویٰ پر چلنے والے کو خدا تعالیٰ شیطانی وساوس کے حملوں سے بچاتا رہتا ہے۔ جب تقویٰ پر چلتے ہوئے میاں بیوی میں اعتماد کا رشتہ ہوگا تو پھر بھڑکانے والے کو چاہے، وہ کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو یا اس کا بہت زیادہ اثر ہی کیوں نہ ہو اس کو پھر یہی جواب ملے گا کہ میں اپنی بیوی کو یا بیوی کہے گی میں اپنے خاوند کو جانتا ہوں یا جانتی ہوں، آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے، ابھی معاملہ صاف کر لیتے ہیں۔ اور ایسا شخص جو کسی بھی فریق کو دوسرے فریق کے متعلق بات پہنچانے والا ہے اگر وہ سچا ہے تو یہ کبھی نہیں کہے گا کہ اپنے خاوند سے یا بیوی سے میرا نام لے کر نہ پوچھنا، میں نے یہ بات اس لئے نہیں کہی کہ تم پوچھنے لگ جاؤ۔ بات کر کے پھر اس کو آگے نہ کرنے کا کہنے والا جو بھی ہو تو سمجھ لیں کہ وہ رشتے میں دراڑیں ڈالنے والا ہے، اس میں فاصلے پیدا کرنے والا ہے اور جھوٹ سے کام لے رہا ہے۔ اگر کسی کو ہمدردی ہے اور اصلاح مطلوب ہے، اصلاح چاہتا ہے تو وہ ہمیشہ ایسی بات کرے گا جس سے میاں بیوی کا رشتہ مضبوط ہو۔

پس مردوں، عورتوں دونوں کو ہمیشہ یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ تقویٰ سے کام لینا ہے، رشتوں میں مضبوطی پیدا کرنے کے لئے دعا کرنی ہے، ایک دوسرے کے عزیزوں اور رشتہ داروں کا احترام کرنا ہے، ان کو عزت دینی ہے اور جب بھی کوئی بات سنی جائے، چاہے وہ کہنے والا کتنا ہی قریبی ہو میاں بیوی آپس میں بیٹھ کر پیار محبت سے اس بات کو صاف کریں تاکہ غلط بیانی کرنے والے کا پول کھل جائے۔ اگر دلوں میں جمع کرتے جائیں گے تو پھر سوائے نفرتوں کے اور دوریاں پیدا ہونے کے اور گھروں کے ٹوٹنے کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ پہلے بھی مَیں ذکر کر آیا ہوں کہ کیونکہ تقویٰ پر نہیں چل رہے ہوتے، اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں نہیں ہوتا اس لئے بعض دفعہ دوسروں کی باتوں میں آ کر یا ماحول کے اثر کی وجہ سے اپنی بیوی پر بڑے گھناؤنے الزام لگاتے ہیں یا دوسری شادی کے شوق میں، جو بعض اوقات بعضوں کے دل میں پیدا ہوتا ہے بڑے آرام سے پہلی بیوی پر الزام لگا دیتے ہیں۔ اگر کسی کو شادی کا شوق ہے، اگر جائز ضرورت ہے اور شادی کرنی ہے تو کریں لیکن بیچاری پہلی بیوی کو بدنام نہیں کرنا چاہئے۔ اگر صرف جان چھڑانے کے لئے کررہے ہو کہ اس طرح کی باتیں کروں گا تو خود ہی خلع لے لے گی اور مَیں حق مہر کی ادائیگی سے (اگر نہیں دیا ہوا) تو بچ جاؤں گا تو یہ بھی انتہائی گھٹیا حرکت ہے۔ اول تو قضاء کو حق حاصل ہے کہ ایسی صورت میں فیصلہ کرے کہ چاہے خلع ہے حق مہر بھی ادا کرو۔ دوسرے یہاں کے قانون کے تحت، قانونی طور پر بھی پابند ہیں کہ بعض خرچ بھی ادا کرنے ہیں۔

اب میں بعض عمومی باتیں بتاتا ہوں۔ اگر علیحدگی ہوتی ہے تو بعض لوگ یہاں قانون کا سہارا لیتے ہوئے بیوی کے پیسے سے لئے ہوئے مکان کا نصف، اپنے نام کرا لیتے ہیں۔ قانون کی نظر میں تو شاید وہ حقدار ہو جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک کھلے کھلے گناہ کا ارتکاب کررہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ اگر تم نے بیوی کو ڈھیروں مال بھی دیا ہے تو واپس نہ لو، کجا یہ کہ بیوی کے مال پر بھی ڈاکے ڈالنے لگ جاؤ، اس کی چیزیں بھی قبضے میں کر لو۔

پھر بعض دفعہ بہانہ جو مردوں کی طرف سے ایک الزام یہ بھی لگایا جاتا ہے کہ یہ نافرمان ہے، بات نہیں مانتی، میرے ماں باپ کی نہ صرف عزت نہیں کرتی بلکہ ان کی بے عزتی بھی کرتی ہے، میرے بہن بھائیوں سے لڑائی کرتی ہے، بچوں کو ہمارے خلاف بھڑکاتی ہے، یا گھر سے باہر محلے میں اپنی سہیلیوں میں ہمارے گھر کی باتیں کر کے ہمیں بدنام کر دیا ہے۔ تو اس بارے میں بڑے واضح احکام ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ فَعِظُوْھُنَّ وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْھُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْھِنَّ سَبِیْلًا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیْرًا (النسآء: 35) اور وہ عورتیں جن سے تمہیں باغیانہ رویے کا خوف ہو ان کو پہلے تو نصیحت کرو، پھر ان کو بستروں میں الگ چھوڑ دو پھر اگر ضرورت ہو تو انہیں بدنی سزا دو۔ یعنی پہلی بات یہ ہے کہ سمجھاؤ، اگر نہ سمجھے اور انتہا ہوگئی ہے اور ارد گرد بدنامی بہت زیادہ ہورہی ہے تو پھر سختی کی اجازت ہے لیکن اس بات کو بہانہ بنا کر ذرا ذرا سی بات پر بیوی پر ظلم کرتے ہوئے اس طرح مارنے کی اجازت نہیں کہ اس حد تک مارو کہ زخمی بھی کر دو، یہ انتہائی ظالمانہ حرکت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے، آپؐ نے فرمایا کہ اگر کبھی مارنے کی بھی ضرورت پیش بھی آ جائے تو مار اس حد تک ہو کہ جسم پر نشان نظر نہ آئے۔ یہ بہانہ کہ تم میرے سامنے اونچی آواز میں بولی تھی، میرے لئے روٹی اس طرح کیوں پکائی تھی، میرے ماں باپ کے سامنے فلاں بات کیوں کی، کیوں اس طرح بولی، عجیب چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں، ان باتوں پر تو مارنے کی اجازت نہیں ہے۔ پس اللہ کے حکموں کو اپنی خواہشوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش نہ کریں اور خدا کا خوف کریں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری بیوی نے ایک انتہائی قدم جو اٹھایا اور اس پر تمہیں اس کو سزا دینے کی ضرورت پڑی تو یاد رکھو کہ اب اپنے دل میں کینے نہ پالو۔ جب وہ تمہاری پوری فرمانبردار ہو جائے، اطاعت کر لے تو پھر اس پر زیادتی نہ کرو۔ فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْھِنَّ سَبِیْلًا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیْرًا (النسآء: 35) پس اگر وہ تمہاری اطاعت کریں تو پھر تمہیں ان پر زیادہ کا کوئی حق نہیں ہے۔ **یقیناً اللہ بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔ یاد رکھو اگر تم اپنے آپ کو عورت سے زیادہ مضبوط اور طاقتور سمجھ رہے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہارے سے بہت بڑا، مضبوط اور طاقتور ہے۔ عورت کی تو پھر تمہارے سامنے کچھ حیثیت ہے بلکہ برابری کی ہی حیثیت ہے لیکن تمہاری تو خدا تعالیٰ کے سامنے کوئی حیثیت نہیں ہے، اس لئے اللہ کا خوف کرو اور اپنے آپ کو ان حرکتوں سے باز کرو۔**

پھر یہ معاملات بھی اب سامنے آنے لگے ہیں کہ شادی ہوئی تو ساتھ ہی نفرتیں شروع ہو گئیں بلکہ شادی کے وقت سے ہی نفرت ہو گئی۔ شادی کی کیوں تھی؟ اور بدقسمتی سے یہاں ان ملکوں میں یہ تعداد بہت زیادہ بڑھ رہی ہے، شاید احمدیوں کو بھی دوسروں کا رنگ چڑھ رہا ہے حالانکہ احمدیوں کو تو اللہ تعالیٰ نے خالص اپنے دین کا رنگ، چڑھانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی تھی۔ پس ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اگر مرضی کی شادی نہیں ہوئی تب بھی پہلے اکٹھے رہو، ایک دوسرے کو سمجھو، اس نصیحت پر غور کرو جس کے تحت تم نے اپنے نکاح کا عہد و پیمان کیا ہے کہ تقویٰ پر چلنا ہے، پھر سب کچھ کر گزرنے کے بعد بھی اگر نفرتوں میں اضافہ ہو رہا ہے تو کوئی انتہائی قدم اٹھاؤ اور اس کے لئے بھی پہلے یہ حکم ہے کہ آپس میں حَکَمین مقرر کرو، رشتہ دار ڈالو، سوچو، غور کرو۔ دونوں طرف کے فریقوں کو مختلف قسم کے احکام ہیں۔

افسوس کی بات یہ ہے، گو بہت کم ہے لیکن بعض لڑکیوں کی طرف سے بھی پہلے دن سے ہی یہ مطالبہ آ جاتا ہے کہ ہماری شادی تو ہو گئی لیکن ہم نے اس کے ساتھ نہیں رہنا۔ جب تحقیق کرو تو پتہ چلتا ہے کہ لڑکے یا لڑکی نے ماں باپ کے دباؤ میں آ کر شادی تو کر لی تھی ورنہ وہ کہیں اور شادی کرنا چاہتے تھے۔ تو ماں باپ کو بھی سوچنا چاہئے اور دو زندگیوں کو اس طرح برباد نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن لڑکوں کی ایک خاص تعداد ہے جو پاکستان، ہندوستان وغیرہ سے شادی ہو کر ان ملکوں میں آتے ہیں اور یہاں آ کر جب کاغذات پکے ہو جاتے ہیں تو لڑکی سے نباہ نہ کرنے کے بہانے تلاش کرنے شروع کر دیتے ہیں، اس پر ظلم اور زیادتیاں شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا (النساء :20) کہ ان سے نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو، اگر تم انہیں ناپسند کرو تو عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھ دے۔ پس جب شادی ہو گئی تو اب شرافت کا تقاضا یہی ہے کہ ایک دوسرے کو برداشت کریں، نیک سلوک کریں، ایک دوسرے کو سمجھیں، اللہ کا تقویٰ اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اللہ کی بات مانتے ہوئے ایک دوسرے سے حسن سلوک کرو گے تو بظاہر ناپسندیدگی، پسند میں بدل سکتی ہے اور تم اس رشتے سے زیادہ بھلائی اور خیر پا سکتے ہو کیونکہ تمہیں غیب کا علم نہیں اللہ تعالیٰ غیب کا علم رکھتا ہے اور سب قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ تمہارے لئے اس میں بھلائی اور خیر پیدا کر دے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے ایک لڑکے کے بارے میں پتہ چلا کہ اس کا اپنی بیوی سے نیک سلوک نہیں ہے، بلکہ بڑی بداخلاقی سے پیش آتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دن وہ مجھے راستے میں مل گیا، میں نے اس کو اس آیت کی روشنی میں سمجھایا۔ وہ وہاں سے سیدھا اپنے گھر گیا اور اپنی بیوی کو کہا کہ تم جانتی ہو کہ مَیں نے تمہارے سے بڑا دشمنوں والا سلوک کیا ہے لیکن آج حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ نے میری آنکھیں کھول دی ہیں، مَیں اب تم سے حسن سلوک کروں گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد سے اللہ تعالیٰ نے اس کو انعامات سے نوازا اور اس کے ہاں چار بڑے خوبصورت بیٹے پیدا ہوئے اور ہنسی خوشی رہنے لگے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کے حکم کے مطابق عمل کرو تو اللہ تعالیٰ یہ انعامات دیتا ہے۔

پس جو لڑکے پاکستان وغیرہ ملکوں سے یہاں آ کر پھر چند روز بعد اپنی بیویوں کو چھوڑ دیتے ہیں کہ ہمیں پسند نہیں ہے یا بعض لڑکے پاکستان سے اپنے ماں باپ کے کہنے پر یہاں لڑکیاں لے آتے ہیں اور بعد میں جب یہ کہتے ہیں کہ ہمیں پسند نہیں آئی ہم نے ماں باپ کے کہنے پر مجبوری سے یہ شادی کر لی تھی تو وہ ذرا اپنے جائزے لیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا یہ لڑکے جن کی وجہ سے مسائل کھڑے ہوتے ہیں دو قسم کے ہیں، ایک تو یہاں کے رہنے والے، شادی کر کے لائے اور یہ سوچ رہے ہوتے ہیں کہ کچھ عرصہ دیکھیں گے، طبیعت ملتی ہے کہ نہیں ملتی، کیونکہ یہاں کے ماحول میں یہی سوچ ہو گئی ہے کہ پہلے دیکھو طبیعت ملتی ہے کہ نہیں اور اگر طبیعت نہیں ملتی تو ٹھوکر مار کے گھر سے نکال دو اور یہ لوگ پھر فوری طور پر یہاں اپنی شادیاں اور نکاح رجسٹر بھی نہیں کراتے کہ لڑکی کو کوئی قانونی تحفظات حاصل نہ ہو جائیں اور یہاں رہ کر ان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہ کر سکے۔ اور ایسے معاملات میں والدین بھی برابر کے قصوروار ہوتے ہیں۔ بہرحال پھر جماعت ایسی بچیوں کو سنبھالنے کی کوشش کرتی ہے لیکن ان کے یہ عمل ظاہر کر رہے ہوتے ہیں کہ یہ کسی طرح بھی جماعت میں رہنے کے حقدار نہیں ہیں۔

دوسری قسم کے لڑکے وہ ہیں جو باہر سے آ کر یہاں کی لڑکیوں سے شادیاں کرتے ہیں اور فوری طور پر نکاح رجسٹر کروانے کی کوشش کرتے ہیں اور جب نکاح رجسٹر ہو جائے اور ان کو ویزا وغیرہ مل جائے تو پھر ان کو لڑکیوں میں برائیاں نظر آنی شروع ہو جاتی ہیں اور پھر علیحدگی اور اپنی مرضی کی شادی۔ تو یہ دونوں قسم کے لوگ تقویٰ سے ہٹے ہوئے ہیں۔ اپنی جانوں پر ظلم نہ کریں، جماعت کو بدنام کرنے کی کوشش نہ کریں اور تقویٰ پر قائم ہوں، تقویٰ پر قدم ماریں، تقویٰ پر چلیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے ظلم کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اُن پر بھی ایک بالا ہستی ہے جو بہت طاقتور ہے۔

پھر ایک بیماری جس کی وجہ سے گھر برباد ہوتے ہیں، گھروں میں ہر وقت لڑائیاں اور بے سکونی کی کیفیت رہتی ہے وہ شادی کے بعد بھی لڑکوں کا توفیق ہوتے ہوئے اور کسی جائز وجہ کے بغیر بھی ماں باپ، بہن بھائیوں کے ساتھ اسی گھر میں رہنا ہے۔ اگر ماں باپ بوڑھے ہیں، کوئی خدمت کرنے والا نہیں ہے، خود چل پھر کر کام نہیں کر سکتے اور کوئی مددگار نہیں تو پھر اس بچے کے لئے ضروری ہے اور فرض بھی ہے کہ انہیں اپنے ساتھ رکھے اور ان کی خدمت کرے۔ لیکن اگر بہن بھائی بھی ہیں جو ساتھ رہ رہے ہیں تو پھر گھر علیحدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ آجکل اس کی وجہ سے بہت سی قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اکٹھے رہ کر اگر مزید گناہوں میں پڑنا ہے تو یہ کوئی خدمت یا نیکی نہیں ہے۔

گزشتہ دنوں جماعت کے اندر ہی کسی ملک میں ایک واقعہ ہوا، بڑا ہی دردناک واقعہ ہے کہ اسی طرح سارے بہن بھائی ایک گھر میں اکٹھے رہ رہے تھے کہ جائنٹ فیملی (Joint Family) ہے۔ ہر ایک نے دو دو کمرے لئے ہوئے تھے۔ بچوں کی وجہ سے ایک دیورانی اور جٹھانی کی آپس میں ان بن ہو گئی۔ شام کو جب ایک کا خاوند گھر میں آیا تو اس نے اس کے کان بھرے کہ بچوں کی لڑائی کے معاملے میں تمہارے بھائی نے اور اس کی بیوی نے اس طرح باتیں کی تھیں۔ اس نے بھی آؤ دیکھا نہ تاؤ بندوق اٹھائی اور اپنے تین بھائیوں کو مار دیا اور اس کے بعد خود بھی خودکشی کر لی۔ تو صرف اس وجہ سے ایک گھر سے چار جنازے ایک وقت میں اٹھ گئے۔

تو یہ چیز کہ ہم پیار محبت کی وجہ سے اکٹھے رہ رہے ہیں، اس پیار محبت سے اگر نفرتیں بڑھ رہی ہیں تو یہ کوئی حکم نہیں ہے، اس سے بہتر ہے کہ علیحدہ رہا جائے۔ تو ہر معاملہ میں جذباتی فیصلوں کی بجائے ہمیشہ عقل سے فیصلے کرنے چاہئیں۔

اس آیت کی تشریح میں کہ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ (النور:62) کہ اندھے پر کوئی حرج نہیں، لولے لنگڑے پر کوئی حرج نہیں، مریض پر کوئی حرج نہیں اور نہ تم لوگوں پر کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے کھانا کھاؤ، حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں لوگ اکثر اپنے گھروں میں خصوصاً ساس بہو کی لڑائی کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ اگر قرآن مجید پر عمل کریں تو ایسا نہ ہو۔ فرماتے ہیں دیکھو (یہ جو کھانا کھانے والی آیت ہے) اس میں ارشاد ہے کہ گھر الگ الگ ہوں، ماں کا گھر الگ اور شادی شدہ لڑکے کا گھر الگ، تبھی تو ایک دوسرے کے گھروں میں جاؤ گے اور کھانا کھاؤ گے۔ تو دیکھیں یہ جو لوگوں کا خیال ہے کہ اگر ہم ماں باپ سے علیحدہ ہو گئے تو پتہ نہیں کتنے بڑے گناہوں کے مرتکب ہو جائیں گے اور بعض ماں باپ بھی اپنے بچوں کو اس طرح خوف دلاتے رہتے ہیں بلکہ بلیک میل کر رہے ہوتے ہیں کہ جیسے گھر علیحدہ کرتے ہی ان پر جہنم واجب ہو جائے گی۔ تو یہ انتہائی غلط رویہ ہے۔

مَیں نے کئی دفعہ بعض بچیوں سے پوچھا ہے، ساس سسر کے سامنے تو یہی کہتی ہیں کہ ہم اپنی مرضی سے رہ رہے ہیں بلکہ ان کے بچے بھی یہی کہتے ہیں لیکن علیحدگی میں پوچھو تو دونوں کا یہی جواب ہوتا ہے کہ مجبوریوں کی وجہ سے رہ رہے ہیں۔ اور آخر پر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض دفعہ بہو ساس پر ظلم کر رہی ہوتی ہے اور بعض دفعہ ساس بہو پر ظلم کر رہی ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو محبتیں پھیلانے آئے تھے۔ پس احمدی ہو کر ان محبتوں کو فروغ دیں اور اس کے لئے کوشش کریں نہ کہ نفرتیں پھیلائیں۔ اکثر گھروں والے تو بڑی محبت سے رہتے ہیں لیکن جو نہیں رہ سکتے وہ جذباتی فیصلے نہ کریں بلکہ اگر توفیق ہے اور سہولتیں بھی ہیں، کوئی مجبوری نہیں ہے تو پھر بہتر یہی ہے کہ علیحدہ رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا یہ بہت عمدہ نکتہ ہے کہ اگر ساتھ رہنا اتنا ہی ضروری ہے تو پھر قرآن کریم میں ماں باپ کے گھر کا علیحدہ ذکر کیوں ہے؟ ان کی خدمت کرنے کا، ان کی ضروریات کا خیال رکھنے کا، ان کی کسی بات کو برا نہ منانے کا، ان کے سامنے اُف تک نہ کہنے کا حکم ہے، اس کی پابندی کرنی ضروری ہے۔ بیوی کو خاوند کے رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھنا چاہئے، اس کی پابندی بھی ضروری ہے اور خاوند کو بیوی کے رحمی رشتہ داروں کا خیال رکھنا چاہئے، اس کی پابندی بھی ضروری ہے۔ یہ بھی نکاح کے وقت ہی بنیادی حکم ہے۔

پس اصل چیز یہ ہے کہ ایک دوسرے کا خیال رکھنا ہے اور ظلم جس طرف سے بھی ہو رہا ہو ختم کرنا ہے اور اس کے خلاف جہاد کرنا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا تھا کہ بعض مرد اس قدر ظالم ہوتے ہیں کہ بڑے گندے الزام لگا کر عورتوں کی بدنامی کر رہے ہوتے ہیں، بعض دفعہ عورتیں یہ حرکتیں کر رہی ہوتی ہیں۔ لیکن مردوں کے پاس کیونکہ وسائل زیادہ ہیں، طاقت زیادہ ہے، باہر پھرنا زیادہ ہے اس لئے وہ اس سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اپنے زعم میں جو بھی فائدہ اٹھا رہے ہوتے ہیں اپنے لئے آگ کا انتظام کر رہے ہوتے ہیں۔ پس خوف خدا کریں اور ان باتوں کو چھوڑیں۔

بعض تو ظلموں میں اس حد تک چلے گئے ہیں کہ بچوں کو لے کر دوسرے ملکوں میں چلے گئے اور پھر بھی احمدی کہلاتے ہیں۔ ماں بیچاری چیخ رہی ہے چلا رہی ہے۔ ماں پر غلط الزام لگا کر اس کو بچوں سے محروم کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ قرآن کہتا ہے کہ فائدہ اٹھانے کے لئے غلط الزام نہ لگاؤ۔ اور پھر اس مرد کے، ایسے باپ کے سب رشتہ دار اس کی مدد کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسے مرد اور ساتھ دینے والے ایسے جتنے رشتہ دار ہیں ان کے متعلق تو جماعتی نظام کو چاہئے کہ فوری طور پر ایکشن لیتے ہوئے ان کے خلاف تعزیری کارروائی کی سفارش کرے۔ یہ دیکھیں کہ قرآنی تعلیم کیا ہے اور ایسے لوگوں کے کرتوت کیا ہیں۔؟ افسوس اس بات پر بھی ہوتا ہے کہ بعض دفعہ بعض عہدیدار بھی ایسے مردوں کی مدد کر رہے ہوتے ہیں اور کہیں سے بھی تقویٰ سے کام نہیں لیا جا رہا ہوتا۔ تو یہ الزام تراشیاں اور بچوں کے بیان اور بچوں کے سامنے ماں کے متعلق باتیں، جو انتہائی نامناسب ہوتی ہیں، بچوں کے اخلاق بھی تباہ کر رہی ہوتی ہیں۔ ایسے مرد اپنی اَناؤں کی خاطر بچوں کو آگ میں دھکیل رہے ہوتے ہیں اور بعض مردوں کی دینی غیرت بھی اس طرح مر جاتی ہے کہ ان غلط حرکتوں کی وجہ سے اگر ان کے خلاف کارروائی ہوتی ہے اور اخراج از نظام جماعت ہو گیا تو تب بھی ان کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی، اپنی اَنا کی خاطر دین چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

وقف نو کے حوالے سے یہاں ضمناً میں یہ بھی ذکر کر دوں کہ اگر ان کا بچہ واقف نو ہو تو والدین کے اخراج کی صورت میں اس کا بھی وقف ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے جماعتیں ایسی صورت میں جہاں جہاں بھی ایسا ہے خود جائزہ لیا کریں۔ پاکستان میں تو وکالت وقف نو اس بات کا ریکارڈ رکھتی ہے لیکن باقی ملکوں میں بھی امیر جماعت اور سیکرٹریان وقف نو کا کام ہے کہ اس چیز کا خیال رکھیں۔ اور پھر معافی کی صورت میں ہر بچے کا انفرادی معاملہ خلیفۂ وقت کے سامنے علیحدہ پیش ہوتا ہے کہ آیا اس کا دوبارہ وقف بحال کرنا ہے کہ نہیں؟ اس لئے ریکارڈ رکھنا بھی ضروری ہے۔

بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ اصل کام ظلم کو ختم کرنا ہے اور انصاف قائم کرنا ہے اور خلافت کے فرائض میں سے انصاف کرنا اور انصاف کو قائم کرنا ایک بہت بڑا فرض ہے۔ اس لئے جماعتی عہدیدار بھی اس ذمہ داری کو سمجھیں کہ وہ جس نظام جماعت کے لئے کام کر رہے ہیں وہ خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں کام کر رہا ہے۔ اس لئے انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کرنا ان کا اولین فرض ہے۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر ہر ایک کو یہ ذمہ داری نبھانی چاہئے۔ فیصلے کرتے وقت، خلیفۂ وقت کو سفارش کرتے وقت ہر قسم کے تعلق سے بالا ہو کر سفارش کیا کریں۔ اگر کسی کی حرکت پر فوری غصہ آئے تو پھر دو دن ٹھہر کر سفارش کرنی چاہئے تا کہ کسی بھی قسم کی جانبدارانہ رائے نہ ہو۔ اور فریقین بھی یاد رکھیں کہ بعض اوقات اپنے حق لینے کے لئے غلط بیانی سے کام لیتے ہیں یا یہ کہنا چاہئے کہ ناجائز حق مانگتے ہیں۔ (تو انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے)

پس جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ نکاح کے وقت کی قرآنی نصائح کو پیش نظر رکھیں، تقویٰ سے کام لیں، قول سدید سے کام لیں تو یہ چیزیں کبھی پیدا نہیں ہوں گی۔ آپ جو ناجائز حق لے رہے ہیں وہ جھوٹ ہے اور جھوٹ کے ساتھ شرک کے بھی مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میرے سے ناجائز فیصلہ کروا لیتے ہو تو اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہو۔ تو تقویٰ سے دور ہوں گے تو پھر یقیناً شرک کی جھولی میں جا گریں گے۔ پس استغفار کرتے ہوئے اللہ سے اس کی مغفرت اور رحم مانگیں، ہمیشہ خدا کا خوف پیش نظر رکھیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ بعض ماں باپ بچوں کو دوسرے ملک میں لے گئے یا انہیں چھپا لیا یا کورٹ سے غلط بیان دے کر یا دلوا کر بچے چھین لئے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ والدہ کو اس کے بچے کی وجہ سے دکھ نہ دیا جائے، اور نہ والد کو اس کے بچے کی وجہ سے دکھ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم تقویٰ سے کام نہیں لو گے اور ایک دوسرے کے حق ادا نہیں کرو گے تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز جانتا ہے۔ وہ جانتا بھی ہے اور دیکھ بھی رہا ہے۔ اور اللہ پھر ظالموں کو یوں نہیں چھوڑا کرتا۔ پس اللہ سے ڈرو، ہر وقت یہ پیش نظر رہے کہ جس طرح آپ پر آپ کی ماں کا حق ہے اسی طرح آپ کے بچوں پر ان کی ماں کا بھی حق ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا اور جائزہ میں بھی سامنے آیا عموماً باپوں کی طرف سے یہ ظلم زیادہ ہوتے ہیں۔ اس لئے میں مردوں کو توجہ دلا رہا ہوں کہ اپنی بیویوں کا خیال رکھیں۔ ان کے حقوق دیں۔ اگر آپ نیکی اور تقویٰ پر قدم مارنے والے ہیں تو اِلّا ماشاء اللہ عموماً پھر بیویاں آپ کے تابع فرمان رہیں گی۔ آپ کے گھر ٹوٹنے والے گھروں کی بجائے، بننے والے گھر ہوں گے جو ماحول کو بھی اپنے خوبصورت نظارے دکھا رہے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک صحابی کو نصیحت کا ایک خط لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔ باعث تکلیف دہی ہے کہ مَیں نے بعض آپ کے سچے دوستوں کی زبانی جو درحقیقت آپ سے تعلق اخلاص اور محبت اور حسن ظن رکھتے ہیں سنا ہے کہ امور معاشرت میں جو بیویوں اور اہل خانہ سے کرنی چاہئے کسی قدر آپ شدت رکھتے ہیں۔ یعنی غیظ و غضب کے استعمال میں بعض اوقات اعتدال کا انداز ملحوظ نہیں رہتا۔ میں نے اس شکایت کو تعجب کی نظر سے نہیں دیکھا کیونکہ اول تو بیان کرنے والے آپ کی تمام صفات حمیدہ کے قائل اور دلی محبت آپ سے رکھتے ہیں۔ اور دوسری چونکہ مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ حکومت قسّام ازلی نے دے رکھی ہے اور ذرہ ذرہ سی باتوں میں تادیب کی نیت سے یا غیرت کے تقاضا سے وہ اپنی حکومت کو استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ مگر چونکہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے ساتھ معاشرت کے بارے میں نہایت حلم اور برداشت کی تاکید کی ہے۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ آپ جیسے رشید اور سعید کو اس تاکید سے کسی قدر اطلاع کروں۔ اللہ جلشانہ فرماتا ہے عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی اپنی بیویوں سے تم ایسے معاشرت کرو جس میں کوئی امر خلاف اخلاق معروف کے نہ ہو اور کوئی وحشیانہ حالت نہ ہو۔ بلکہ ان کو اس مسافر خانہ میں اپنا ایک دلی رفیق سمجھو اور احسان کے ساتھ معاشرت کرو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ یعنی تم میں سے بہتر وہ انسان ہے جو بیوی سے نیکی سے پیش آوے اور حسن معاشرت کے لئے اس قدر تاکید ہے کہ میں اس خط میں لکھ نہیں سکتا۔ عزیز من، انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے جس کو خدا نے اس کے حوالے کر دیا۔ اور وہ دیکھتا ہے کہ ہر یک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے۔ نرمی برتنی چاہئے اور ہر یک وقت دل میں یہ خیال کرنا چاہئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے جس کو خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے اور وہ دیکھ رہا ہے کہ میں کیونکر شرائط مہمانداری بجا لاتا ہوں۔ اور میں ایک خدا کا بندہ ہوں اور یہ بھی ایک خدا کی بندی ہے مجھے اس پر کون سی زیادتی ہے۔ خونخوار انسان نہیں بننا چاہئے۔ بیویوں پر رحم کرنا چاہئے۔ اور ان کو دین سکھلانا چاہئے۔ اور درحقیقت میرا یہی عقیدہ ہے کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے۔ میں جب کبھی اتفاقاً ایک ذرا درشتی اپنی بیوی سے کروں تو میرا بدن کانپ جاتا ہے کہ ایک شخص کو خدا نے صدہا کوس سے میرے حوالہ کیا ہے شاید معصیت ہو گی کہ مجھ سے ایسا ہوا۔ تب مَیں ان کو کہتا ہوں کہ تم اپنی نماز میں میرے لئے دعا کرو کہ اگر یہ امر خلاف مرضی حق تعالیٰ ہے تو مجھے معاف فرماویں۔ اور مَیں بہت ڈرتا ہوں کہ ہم کسی ظالمانہ حرکت میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ سو مَیں امید رکھتا ہوں کہ آپ بھی ایسا ہی کریں گے۔ ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر اپنی بیویوں سے حلم کرتے تھے۔ زیادہ کیا لکھوں۔ والسلام"۔

(الحکم جلد 9 نمبر 13 مورخہ 17/اپریل 1905ء، صفحہ 6)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا پر چلاتے ہوئے ان خوبصورت اعمال کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے جو اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتائے۔


**2 and 3 Bed Rooms Flat**

Independant House

All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

*Flat Available*

Contact : **Deco Builders**

Shop No. 16, EMR Complex

Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

# حیدرآباد کے وکیل جناب سید صابر حسین صاحب کے خط کا جواب

(محمد عظمت اللہ قریشی۔ بنگلور)

جناب سید صابر حسین صاحب! السلام علیکم

امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت ہوں گے عرض ہے کہ محترم عارف احمد قریشی صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کے نام آپ کے لکھے خط کی کاپی خاکسار کو بھی ملی ہے۔

☆......آپ نے لکھا ہے کہ (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبی نہیں البتہ قادیانی حضرات مسلمان ہیں۔

جواب:۔حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی وحی والہام میں متواتر نبی اللہ مسیح موعود اور امام مہدی قرار دیا ہے۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ آپ وہی ہیں جس کے آنے کی خبر آنحضرت ﷺ نے اپنی پیشگوئیوں میں اُمت کو دی ہے منجملہ ان پیشگوئیوں میں ایک پیشگوئی حدیث کی معتبر کتاب مسلم شریف میں بھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

''جب مسیح موعود یاجوج ماجوج کے زور کے زمانہ میں آئے گا تو مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی دشمن کے نرغہ میں محصور ہو جائیں گے......پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی خدا کے حضور دعا اور تضرع کے ساتھ رجوع کریں گے......اور اس کے نتیجہ میں مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی مشکلات کے بھنور سے نجات پا کر دشمن کے کیمپ میں گھس جائیں گے لیکن وہاں نئی قسم کے مشکلات پیش آئیں گے......اور پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی دوبارہ خدا کے حضور دعا کرتے ہوئے جھکیں گے اور خدا ان کی مشکلات کو دور فرما دے گا وغیرہ وغیرہ'' (مسلم باب ذکر الدجال)

اور دیوبند کے عالم مفتی اعظم مولوی محمد شفیع صاحب کا فتویٰ یہ ہے'' جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت سے انکار کرے وہ کافر ہے یہی حکم بعد نزول بھی باقی رہے گا اُن کے نبی اور رسول ہونے کا عقیدہ فرض ہوگا اور جب وہ اس امت میں امام ہو کر تشریف لائیں گے اس بناء پر ان کا اتباع احکام بھی واجب ہوگا۔ الغرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول بھی رسول اور نبی ہوں گے اور ان کی نبوت کا اعتقاد جو قدیم سے جاری ہے اس وقت بھی جاری رہے گا۔ (رجسٹر فتاویٰ الف صفحہ 49 بحوالہ الفضل)

جناب والا! مندرجہ حقائق کی روشنی میں اپنی پوزیشن درست فرمالیں اگر حضرت مرزا صاحب نعوذ باللہ من ذالک اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہوتے تو خود آپ کے بقول:۔

مفتری ہوتا ہے آخر اس جہاں میں روسیہ
جلد تر ہوتا ہے برہم افترا کا کاروبار
افتراء کی ایسی دُم لمبی نہیں ہوتی کبھی
جو ہو مثل مدت فخر الرسل فخر الخیار

پس اگر حضرت مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں سچے ہیں خدا کی قسم آپ سچے ہیں تو جناب کے نہ ماننے سے کچھ فرق پڑنے والا نہیں آج چودہ سو سال گزر جانے کے بعد بھی دنیا کی اکثریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی نہیں مانتی آپؐ کے زمانہ میں آپ کے ابتدائی دور میں شہر مکہ کی اکثریت نے آپ کو قبول نہیں کیا بعد میں ان کے بیٹوں نے مثلاً عکرمہ وغیرہ نے آپ کو قبول کرلیا۔ آپ کو کچھ فرق پڑا؟ کچھ بھی نہیں تو آج بھی آپکے نہ ماننے سے یا احمدی جماعت کو خوش کرنے سے کچھ فرق پڑنے والا نہیں ایک مامور من اللہ کا ساری دنیا بھی انکار کر دے اُسے کچھ فرق پڑنے والا نہیں۔ البتہ منکرین ضرور پکڑے جاتے ہیں اور سزا بھی پاتے آئے ہیں۔ جناب سید صاحب! آپ نے جو لکھا ہے کہ'' البتہ قادیانی حضرات مسلمان ہیں'' یہ تو ایسا ہی ہے کہ کسی کے جائز باپ کے متعلق کوئی یہ کہہ دے کہ وہ تمہارا باپ نہیں البتہ تم جائز بیٹے ہو۔ کیا معنی رکھتا ہے۔

آپ نے بدر مورخہ ۲ مارچ 2004ء کا حوالہ دیکر لکھا ہے جسمیں (حضرت) مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے قادیانی عقیدے کی صحیح عکاسی کی ہے۔

(اقتباس) کیا مسلمان ہونے کیلئے کلمہ طیبہ پڑھنا کافی نہیں ہے؟ اور کیا کلمہ طیبہ کے علاوہ (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان لانا ضروری ہے؟ جس پر مرزا طاہر احمد صاحب نے جواب دیا کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے یا کلمہ پڑھ لے اس کو غیر مسلم کہنے کا کسی کو حق نہیں یہ جماعت احمدیہ کو ہے اور نہ کسی اور جماعت کو اور جو امام مہدی (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب کا منکر ہے ہم اسے امام مہدی کا کافر کہیں گے غیر مسلم نہیں کہیں گے'' الحاصل جب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی ماننا مسلمان بننے کیلئے ضروری نہیں تو آپ کی جماعت (قادیانی) کا یہ عقیدہ کہ مسلمان بننے کیلئے مرزا صاحب پر ایمان لانا ضروری ہے خود جماعت احمدیہ کی تعلیمات کے صریحاً منافی ہے

جواب:۔قرآن کریم میں آتا ہے۔

یعنی جو کوئی تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں ہے۔ (سورہ نساء 95)

اگر کوئی شخص دہریہ ہو یا بت پرست یا خدا کو مانتا ہو لیکن اس کے ساتھ اور بھی خدا مانتا ہو تو ایسا شخص اگر صرف لا الہ الا اللہ کہدے تو وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے کیونکہ اسلام کے منکر ان کلموں کے کہنے سے احتراز کرتے ہیں جب ان دونوں کلموں میں سے کسی ایک کلمہ کا بھی وہ اظہار کر دے تو اُسے غیر مسلموں کے زمرے سے خارج کر دیا جائے گا اور اسے مسلمان قرار دیا جائے گا''۔

(لسان الحکام فی معرفت الاحکام از امام محمد بن شحنہ حنفی صفحہ 254)

حدیث میں مذکور ہے کہ مکفر المسلم کافر۔ جو مسلمان کو کافر کہے گا وہ خود کافر ہو جائے گا۔ 1917ء کی بات ہے کہ ایک مقدمہ میں محترم حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جماعت احمدیہ کی پیروی کر رہے تھے مقدمہ کی سماعت مسٹر سیمور سب جج درجہ اول کی عدالت امرتسر میں مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری کے اخبار کا ایک نوٹ حضرت چوہدری صاحب نے پیش فرمایا تھا وہ نوٹ یہ ہے'' ایک صاحب نے ہم سے سوال کیا کہ آپ نے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے ملکر اشاعت کا ادارہ قائم کیا ہے۔ اگر اس ادارے کی تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجے میں کوئی غیر مسلم مرزائی ہو جائے تو کیا آپ کے نزدیک وہ مسلمان ہوگا۔ ہماری طرف سے اس سوال کا جواب یہ ہے کہ مسلمان ہونا دو لحاظ سے ہے! ایک اخروی نجات کے لحاظ سے اس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے اور فیصلہ اس کے ہاتھ میں ہے ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے دوسرے عرف عام کے لحاظ سے اس لحاظ سے ہم ہر کلمہ گو کو مسلمان سمجھتے ہیں مرزائی بھی کلمہ گو ہیں اس لئے کوئی اعتراض پیدا نہیں ہوتا''

(اخبار بدر 19 نومبر 1992)

آپ کا یہ فرمانا کہ آپ کی جماعت (قادیانی) کا یہ عقیدہ کہ مسلمان بننے کیلئے (حضرت) مرزا صاحب پر ایمان لانا ضروری ہے خود جماعت احمدیہ کی تعلیمات کے صریحاً منافی ہے ایک تو اس کا جواب اوپر کے ہمارے جواب میں آگیا ہے۔ اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے مسلمانو! جب تمہیں اس کا علم ہو جائے تو فوراً اس کی بیعت کرو خواہ تمہیں برف پر سے گھٹنوں کے بل جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہوگا اسی طرح آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو اُسے پہچان لے اُسے میری طرف سے سلام کہے۔

آپ اپنے علماء سے پوچھیں کہ آپ کے عقائد کے مطابق امام مہدی و مسیح موعود کا ظہور و نزول ہو تو اُس وقت اگر کوئی مسلمان ان کا منکر ہو جائے تو اس کے بارے میں آپ کا کیا فتویٰ ہے؟ پس جو فتویٰ آپ کے علماء دیں گے یا جو جواب آپ کے علماء کا ہوگا وہی جماعت احمدیہ کا بھی سمجھیں پھر آپ علماء سے پوچھیں کوئی مسلمان یہ کہے کہ میں کلمہ تو پڑھتا ہوں مگر حضرت ابراہیم کو نہیں مانتا حضرت موسیٰ کو نبی مانتا ایسے مسلمان کے بارے میں کیا فتویٰ ہے جو علماء جواب دیں گے وہی جواب ہمارا بھی سمجھیں۔ رہا مولانا محمد علی لاہوری صاحب کا یہ ماننا کہ حضرت مرزا صاحب بڑے عالم مصلح اور مجدد تھے نبی نہیں۔

جواب: سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایک بڑا عالم دین مصلح اور مجدد خدا تعالیٰ پر اتنا بڑا بہتان باندھ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو نبی اللہ مسیح موعود اور امام مہدی کہا ہے؟ کیا ایک جھوٹا شخص مصلح اور مجدد ہو سکتا ہے؟ نعوذ باللہ من ذالک اگر آپ کا جواب نہیں میں ہے تو مولوی محمد علی صاحب جھوٹے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آپؑ کے تمام دعوؤں کو مان کر جماعت میں داخل ہوئے خلافت ثانیہ کے انتخاب کے وقت ان کا موقف بدلا دراصل وہ خود خلیفہ بننے کے خواہاں تھے۔ جماعت مومنین سے کٹ کر لاہور میں جا آباد ہوئے اور اپنی طرف سے من گھڑت باتیں پیش کرنے لگے حالانکہ مولانا محمد علی صاحب کی پرانی تحریریں گواہ ہیں کہ جب تک وہ جماعت میں رہے ان کے وہی عقائد تھے جو جماعت احمدیہ کے ہیں یہ سارا کھیل ان کا ہے آج دنیا کی سات ارب کی آبادی میں سے ساڑھے پانچ ارب کی آبادی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی منکر ہے آپ ﷺ کو خاتم النبیین تو کیا نبیؐ بھی تسلیم کرنے کو تیار نہیں تو نعوذ باللہ من ذالک کیا آپ ﷺ خدا تعالیٰ کے فرستادہ نبی اللہ اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہوں گے؟ پس ساری دنیا بھی اگر انکار کر دے کچھ فرق پڑنے والا نہیں۔ البتہ منکرین اپنے شامت اعمال کی وجہ سے ضرور پکڑے جائیں گے ضرور پوچھ ہوگی۔

جناب سید صابر حسین صاحب لکھتے ہیں۔

'' دراصل عقیدہ قادیانیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت نبوت کو تسلیم کرنے سے گریز کرنا ہے''

جواب:۔قرآن مجید میں اجرائے نبوت

اور جب خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اسکی مدد کرنی ہوگی اور (عہد لینے کے بعد) پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا) انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا (خدا نے) فرمایا کہ تم (اُس عہد و پیمان کے) گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ تو جو اس کے بعد پھر جائیں وہ بدکردار ہیں''۔

(آل عمران 80 تا 81)

'' اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور تم سے (مراد محمد رسول اللہ صلعم) اور نوحؑ اور ابراہیمؑ سے اور موسیٰؑ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰؑ سے اور عہد بھی ان سے لیا گیا''۔ (الاحزاب آیت ۸)

قرآن نے تو نبوت کا دروازہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے بعد کھلا رکھا ہے اور آپ بند کر رہے ہیں۔"

حضرت مولانا جلال الدین رومی "مثنوی دفتر اول صفحہ 52 میں فرماتے ہیں۔

"اے شخص تو نیکی کی راہ میں (یعنی آنحضرت ﷺ کی اطاعت و اتباع کی) ایسی تدبیر کر کے تجھے امت کے اندر نبوت مل جائے"۔

۲۔حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اپنے مکتوبات میں ایک سوال لکھ کر اس کا جواب دیتے ہیں جس سے الہام الٰہی کی ضرورت کا امت محمدیہ میں ثبوت ملتا ہے۔

سوال: یعنی جب دین کتاب یعنی قرآن مجید و سنت نبوی کے ذریعہ کامل ہو گیا تو اس کے کامل ہو جانے کے بعد الہام الٰہی کی کیا حاجت رہی اور کونسی کمی رہ گئی تھی جو الہام سے پوری ہوگی؟

جواب: الہام دین کے مخفی کمالات کو ظاہر کرنے والا ہے۔ دین میں کمالات زائد کرنے والا نہیں جس طرح اجتہاد احکام کو ظاہر کرنے والا ہے اسی طرح الہام اُن اسرار وغوامض کو ظاہر کرنے والا ہے۔ جن کے سمجھنے سے اکثر لوگوں کے فہم قاصر ہیں۔

(مکتوبات مجدد الف ثانی جلد ۲ مکتوب ۵۵ صفحہ ۱۱۰)

پھر مجدد صاحب موصوف فرماتے ہیں:۔

"خاتم الرسل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت کے بعد آپ کے متبعین کا آپ کی پیروی اور وراثت کے طور پر (یعنی ظلی طور پر) کمالات نبوت کا حاصل کرنا آپ کے خاتم الرسل ہونے کے منافی نہیں۔ لہٰذا اے مخاطب تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ (مکتوبات جلد ا مکتوب صفحہ 351 صفحہ 432)

پھر دوسرا طریق حصول کمالات نبوت کا وہ یوں بیان کرتے ہیں۔ یعنی کمالات نبوت کے حصول کا دوسرا راستہ یہی ہے کہ کمالات ولایت کے حصول کے ذریعہ کمالات نبوت کا پانا میسر ہوتا ہے" (مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی جلد اول صفحہ 301 تا 432)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیت خاتم النبیین کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں۔

اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو"

(تجلیات الٰہیہ صفحہ 25)

نیز فرماتے ہیں:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت اُن پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ اُن کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی جو اُن کی اُمت سے باہر ہو بلکہ ہر ایک کو جو شرف مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے وہ انہیں کے فیض اور انہیں کی وساطت سے ملتا ہے اور وہ اُمتی کہلاتا ہے نہ کہ کوئی مستقل نبی۔ (تتمہ چشمہ معرفت صفحہ ۹)

نیز فرماتے ہیں:۔ ماحصل اس آیت کا یہ ہوا کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو۔ اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوت حاصل کر سکے۔ لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاد ہو یعنی ایسا صاحب کمال ایک جہت سے تو اُمتی ہو اور دوسری جہت سے بوجہ اکتساب انوار محمدیہ نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو"۔

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ ۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے ہم جس قوت یقین معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے اور اُن کا ایسا ظرف ہی نہیں وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء کی ختم نبوت میں ہے سمجھتے ہی نہیں۔ انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سنا ہوا ہے مگر اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے اور اس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے؟ ہم بصیرت تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختم نبوت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا۔ بجز ان لوگوں کے جو اس چشمہ سے سیراب ہوں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 327)

پس جماعت احمدیہ ختم نبوت کے عقیدہ سے گریز کرنے والی جماعت نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈٹ کر قائم ہو کر اپنے عقائد موقف کا کھلے عام اعلان کرتی اور دوسروں کے ختم نبوت کے غلط عقیدے کو درست کر کے اُن کو جماعت کے اندر داخل کراتی ہے۔

آپ کے بزرگ علماء میں سے بعض جماعت احمدیہ کے عقائد ختم نبوت کے صحیح ہونے کی تصدیق بھی کر چکے ہیں؟

دیوبندیوں کے عالم دین دار العلوم دیوبند کے سابق مہتمم مولانا محمد طیب صاحب مرحوم نے دیکھیں کس عمدگی سے جماعت احمدیہ کے ختم نبوت کے عقیدے کی تصدیق کی ہے لکھتے ہیں:۔

...... اس دجال اعظم کو نیست و نابود کرنے کیلئے امت میں ایک ایسا خاتم المجددین آئے جو خاتم النبیین کی غیر معمولی قوت کو اپنے اندر جذب کئے ہوئے ہو اور ساتھ ہی خاتم النبیین سے ایسی مناسبت تامہ رکھتا ہو کہ اس کا مقابلہ بعینہ خاتم النبیین کا مقابلہ ہو مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ ختم نبوت کی روحانیت کا انجذاب اسی مجدد کا قلب کر سکتا تھا جو خود بھی نبوت آشنا ہو محض مرتبہ ولایت میں یہ تحمل کہاں کہ وہ درجہ نبوت کی بھی برداشت کر سکے چہ جائیکہ ختم نبوت کا کوئی انعکاس اپنے اندر اتار سکے نہیں بلکہ اس انعکاس کے لئے ایک ایسے نبوت آشنا قلب کی ضرورت تھی جو فی الجملہ خاتمیت کی شان بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ تا کہ خاتم مطلق کے کمالات کا عکس اُس میں اُتر سکے اور ساتھ ہی اُس خاتم مطلق کی ختم نبوت میں فرق بھی نہ آئے (تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام ناشر ندوۃ المصنفین دہلی 1365ھ)

مولانا طیب صاحب لکھتے ہیں "حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخش بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آ گیا نبی ہو گیا...... آپ کی یہ فیض رسانی اور سرچشمہ کمالات نبوت ہونے کی امتیازی شان آغاز شریعت سے شروع ہوئی تو انتہائے کائنات تک جا پہنچی"۔

(آفتاب نبوت صفحہ 109-111 ناشر ادارہ عثمانیہ صفحہ 32 پرانی انار کلی لاہور)

جناب سید صابر حسین صاحب آپ نے لکھا ہے کہ:۔

میرا یہ قوی احساس ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مرزا غلام احمد صاحب سے نام نہاد عقیدہ قادیانیت کے بارے میں مواخذہ کرے گا تو صاحب موصوف کا بھی وہی جواب ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا الوہیت عیسیٰ و مریم کے بارے میں ہوگا یعنی مرزا صاحب کا جواب ہوگا مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں اگر میں نے کہا ہوگا تو تجھ کو اس کا علم ہوگا۔ تو تو میرے دل کی بات بھی جانتا ہے...... میں ان پر گواہ رہا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تو ہی ان پر مطلع رہا اور تو ہر چیز کی پوری خبر رکھتا ہے۔

اس طرح (حضرت) مرزا صاحب اس غلط عقیدہ قادیانیت کے تعلق سے اپنا دامن چھڑا لیں گے اور اس وقت وہ قادیانی حضرات کے کسی طرح کام نہ آسکیں گے۔ اس لئے قادیانی حضرات کی عافیت اس میں ہے کہ وہ جہاں دنیا کے ختم ہونے سے پہلے اس گمراہ کن عقیدہ سے باز آجائیں اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب کا شکار ہونے سے بچے رہیں۔

جواب:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی زندگی میں کبھی بھی خدائی کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ آپ نے اپنے پیروؤں سے کہا تھا کہ میرے مرنے کے بعد میری اور میری ماں کی پرستش کرنے لگو چونکہ ان بدیوں کا آپ کو علم نہیں تھا اس لئے آپ کو اپنی صفائی پیش کرنے کی حاجت پیش آئے گی۔

حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ السلام کا معاملہ ایسا نہیں ہے اور نہ آپ سے مواخذہ ہوگا کیوں کہ اُمت میں آنے والے موعود کے بارے میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ قرآن کریم میں موجود ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں ہیں۔ سلف صالحین کی کتابوں میں موجود ہیں۔ ان کے علاوہ گذشتہ انبیاء علیہم السلام کی کتابوں میں بھی موجود ہیں۔ ان سب کے علاوہ حضرت مرزا صاحب کے دعوے خود آپ کی 82 کتابوں میں موجود ہیں آپ کی ہزار ہا تحریروں میں محفوظ ہیں۔

جو لوگ خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے یہی اپنے پروردگار کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کیلئے ان (کے اعمال) کا صلہ ہوگا اور ان (کے ایمان) کی روشنی اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی اہل دوزخ ہیں۔

(سورہ حدید آیت 18)

جناب سید صابر حسین صاحب آپ نے لکھا ہے:۔" مندرجہ بالا وجوہ کی بنا پر میری آپ سے مخلصانہ گذارش ہے کہ آپ اپنی جماعت کو اولین فرصت میں تحلیل کر دیں اور احمدی حضرات کو مشورہ دیں کہ وہ اہل سنت والجماعت کے عقیدہ سے اپنے آپ کو پوری طرح وابستہ کر لیں کیونکہ اب یہی وہ جماعت ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق ناجی کہلائے جانے کی پوری طرح مستحق ہے۔ ایسا کرنا ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مرزا غلام احمد صاحب سے سچی وفا اور عشق کا اظہار ہوگا اور جس سے سارے جدا جدا اسلامی فرقوں کو مٹا کر امت واحدہ بنانے میں مدد ملے گی جو اسلامی تعلیمات کا نصب العین ہے"۔

جواب: جناب صابر صاحب آپ کی مخلصانہ گذارش کا اور مشورہ کا بہت بہت شکریہ۔ جس جماعت سے وابستہ ہونے کا آپ جماعت احمدیہ کو مشورہ دے رہے ہیں پہلے کچھ اس کے حالات کو پڑھیں آپ کے بزرگوں نے اس کے بارے میں کیا بیان کیا ہے۔

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی نظر میں آپ کی جماعت کیا ہے انہوں نے لکھا ہے" آپ اس نام نہاد مسلم سوسائٹی کا جائزہ لیں گے تو اس میں آپ کو بھانت بھانت کا مسلمان نظر آئے گا مسلمان کی اتنی قسمیں ملیں گی کہ آپ شمار نہ کر سکیں گے یہ ایک چڑیا گھر ہے جس میں چیل، کوئے، گدھ، بٹیر، تیتر اور ہزاروں قسم کے جانور جمع ہیں اور انمیں سے ہر ایک چڑیا ہے"

(مسلمان اور سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ ۴۴ طبع ہفتم)

مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔

یہ انبوہ عظیم جس کو مسلمان قوم کہا جاتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق اور باطل کی تمیز سے آشنا ہیں نہ ان کا اخلاقی نقطہ نظر اور ذہن روبہ اسلام کے مقابل تبدیل ہوا ہے باپ سے بیٹے اور بیٹے سے پوتے کو بس مسلمان کا نام ملتا چلا آرہا ہے اس لئے یہ مسلمان ہیں نہ انہوں نے حق کو حق جان کر اسے تسلیم کیا ہے نہ باطل کو باطل جان کر اسے ترک کیا ہے انکی کثرت رائے کے ہاتھ میں باگیں دیکر اگر کوئی شخص یہ امید رکھتا ہے کہ گاڑی اسلام کے راستے پر چلے گی تو اس کی خوش فہمی قابل داد ہے۔

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ 130)

"یہاں جس قوم کا نام مسلمان ہے وہ ہر قسم کے رطب و یابس سے بھری ہوئی ہے کیریکٹر کے اعتبار سے جتنے ٹائپ کافروں میں پائے جاتے ہیں اتنے ہی اس قوم میں بھی موجود ہیں عدالتوں میں جھوٹی گواہیاں

دینے والے جس قدر کافر قوں میں فراہم کرتی ہیں غالبًا اُس تناسب سے یہ بھی فراہم کرتی ہے۔رشوت چوری زنا جھوٹ اوردوسرے تمام ذمائم اخلاق پر کفار سے کچھ کم نہیں ہے''۔

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ 166)

سید عطاءاللہ شاہ بخاری لکھتے ہیں:۔

''جانوروں کی طرح بے شعور محنت کر کے جینا اور کیڑوں کی طرح مرنا ہی ہماری بے عمل زندگی کا عنوان ہے باسی کڑی کے اُبال کی طرح ہم اٹھتے ہیں اور پیشاب کی جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں''۔

(تاریخ احرار صفحہ 152 طبع سوم)

ایک مشہور حدیث ہے ملاحظہ کریں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اُمت پر بھی ایسے وقت آئیں گے جیسے بنی اسرائیل پر آئے تھے اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک جوتا دوسرے کے برابر ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر کوئی بنی اسرائیل میں سے اپنی ماں کے پاس علانیہ طور پر گیا ہوگا تو ایسا ہی میری امت میں بھی ہوگا اور بے شک بنی اسرائیل میں بہتر 72 فرقے ہوئے تھے۔ پس میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی جو ماسوا ایک کے سب کے سب جہنمی ہوں گے''۔(مشکوٰۃ)

حضرت امام ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں یعنی پس یہ بہتر فرقے سب کے سب آگ میں ہوں گے اور ناجی فرقہ وہ ہے جو روشن سنت محمدیہ اور پاکیزہ طریقہ احمدیہ پر قائم ہے''

(مرقاۃ المفاتح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد اول صفحہ 248)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک جگہ فرماتا ہے یعنی پس کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر (قائم) ہے اور جس کے پیچھے بھی اس کی طرف سے ایک گواہ آئے گا جو اس کا فرمانبردار ہوگا اور اس سے پہلے بھی موسیٰ کی کتاب آچکی ہے (جو اس کی تائید کر رہی ہے اور) جو (اس کے کلام سے پہلے) لوگوں کیلئے امام اور رحمت تھی (ایک جھوٹے مدعی جیسا ہو سکتا ہے) وہ (یعنی موسیٰ کے سچے پیرو) اُس پر (ایک دن ضرور) ایمان لے آئیں اور ان مخالف گروہوں میں سے جو کوئی انکار کرتا رہے گا دوزخ اس کا موعود ٹھکانا ہے پس (اے مخاطب) تو اس کے متعلق کسی (قسم کے) شک میں نہ پڑ وہ یقیناً حق ہے (اور) تیرے رب کی طرف سے (ہے) لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

(سورہ ہود آیت 18)

مندرجہ بالا حدیث قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر ہے یعنی ان گروہوں میں سے یا فرقوں میں سے جو کوئی بھی انکار کرے گا اس کا ٹھکانہ آگ ہوگی''۔

پس یہ فیصلہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جو جماعت احمدیہ کے حق میں اس کے ناجی ہونے کی دلیل دیتا ہے اس حتمی فیصلہ کے خلاف آپ کا اپنی طرف بلانا دوزخ کی طرف جانا ہے وہ کوئی بیوقوف ہی ہوگا جو خدا اور رسول صلعم کے فیصلہ کو چھوڑ کر آپ کے مشورے کو قبول کرے۔ پھر جو حال آپ لوگوں کا دنیا میں ہو رہا ہے وہ کیا دوزخ سے کم ہے اس کی طرف ہمیں کیوں دعوت دے رہے ہیں۔دعوت دینے کا شکریہ آپ خود اس میں آباد رہیں۔

پھر جماعت احمدیہ کوئی آپ کا ایسوسی ایشن نہیں ہے جسے تحلیل کردیں یا کوئی سیاسی پارٹی نہیں ہے جسے کوئی اَیرہ غیرہ مشورہ دیکر تحلیل کروادے۔ یہ خدا کی قائم کردہ جماعت ہے جو اسلام کی تائید وحمایت کیلئے اس کی سربلندی کیلئے اُس کے غلبہ کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرسوز دعاؤں کی برکت سے قائم ہوئی ہے اور جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس کی سربلندی کیلئے ہر سانس میں دُعاگو ہے اس کی مضبوطی کیلئے جان و دل سے عملی قربانیاں کرتا ہے اس کے برخلاف جو بھی اس کے مقابلہ میں آیا فنا ہوگیا۔ آپ کے تحلیل کرنے کے مشورہ کے مطابق پاکستان کے سابق وزیر اعظم بھٹو اور جنرل ضیاء الحق صاحب آئے اور خود تحلیل ہو گئے ایک پھانسی پر لٹکا تو دوسرا ہوا میں آگ سے جل کر تحلیل ہوگیا۔ آپکے ان علماؤں نے جنہوں نے جماعت کو غیر مسلم ہونے کا فتویٰ دیا ہر دن ان کے جنازے اُٹھ رہے ہیں۔ ہر گھڑی ان کو موت کا خطرہ لاحق ہے پھر ایک دوسرے کے نزدیک 72 کے 72 فرقے بھی کافر ہیں ایک دوسرے پر گولیاں چلا کر اپنے غیر مسلم کے فتوے پر مہریں لگا رہے ہیں۔ کسی صورت میں بھی یہ سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ محسن انسانیت ﷺ کے اُمتی کہلا نہیں سکتے۔

جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں مولانا عبدالماجد دریا آبادی کی رائے۔فرماتے ہیں:۔کفر جو اصلاً ترجمہ ہے اللہ و رسول سے بغاوت وسرکشی کا اس کے شواہد شاید مرزا صاحب کی تحریروں سے نہ مل سکیں بلکہ اس کے برعکس نصرت دین اور حمایت اسلامی ہی کے جذبات کی افراط ملے گی''نیز فرماتے ہیں جہاں تک میری نظر سے خود بانی سلسلہ احمدیہ جناب مرزا صاحب مرحوم کی تصنیفات گزری ہیں اُن میں بجائے ختم نبوت کے انکار کے اس عقیدہ کی ایک خاص اہمیت مجھے ملی ہے بلکہ مجھے ایسا یاد پڑتا ہے کہ احمدیت کے بیعت نامہ میں ایک مستقل دفعہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی موجود ہے لہٰذا مرزا صاحب مرحوم اگر اپنے تئیں نبی کہتے ہیں تو اسی معنی میں ہر مسلمان ایک آنے والے مسیح کا منتظر ہے اور ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں۔ پس اگر احمدیت وہی ہے جو خود حضرت مرزا صاحب مرحوم بانی سلسلہ کی تحریروں سے ظاہر ہوتی ہے تو اسے ارتداد سے تعبیر کرنا بڑی ہی زیادتی ہے۔''

(منقول از اخبار الفضل 21 مارچ 1925ء۔ صدق جدید ۱۰ اگست ۵۱)

پھر میں اپنے اصل مضمون کی طرف لوٹتا ہوئے عرض کرتا ہوں کہ آپ خود تحلیل ہوگئے ہیں آپ کے عقائد کے مطابق بنی اسرائیل کے نبی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آکر آپ سب کو اکٹھا کر کے بیعت لیکر اپنے ہاتھ پر جمع کر کے عیسائی اُمت واحدہ بنائیں گے احمدی جماعت تو پہلے ہی سے ایک ہاتھ پر جمع ہے اُسے تحلیل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت ﷺ کی شان میں فرماتے ہیں:۔

''پس میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود وسلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اُس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اُس کو دیں وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو اُس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اس بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اُسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں'' (حقیقۃ الوحی صفحہ 115 تا 116)

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو ہدایت عطا فرمائے، آمین۔

## آنے کو ہے زمیں پہ خدا آجکل

بڑھ گیا ظلم، جور و جفا آجکل
آنے کو ہے زمیں پہ خدا آجکل

بجھ چکے ہیں صداقت کے سارے مگر
جل رہا ہے فقط اِک دیا آجکل

ماہ تاباں کو دنیا بھی دیکھے گی اب
کر رہا ہے کوئی رتجگا آجکل

وہ دعا استجابت کا رنگ لائے گی
اُٹھ رہا ہے جو دستِ دعا آجکل

وہ جھکیں گے یا ٹوٹیں گے سر دیکھنا
بڑھ گئی جن کی کبر و اَنا آجکل

یوسفِ عہد کی خوشبوئے پیراہن
دے رہی ہے اب اس کا پتہ آجکل

لاجرم بالیقیں ہے یہ تقدیر عصر
ہوگا ظاہر خدا کا کہا آجکل

وہ بشارت جو لَاَغْلِبَنَّ کی ہے
اس کا نظارہ ہونے لگا آجکل

(مبارک احمد ظفر لندن)

### تصحیح و درخواست دُعا

بدر شمارہ 30/31 کے صفحہ 18 پر مکرمہ ناظمہ خان صاحبہ اہلیہ مکرم ذاکر خان صاحب بمیالوی صدر جماعت احمدیہ سہارنپور کی وصیت نمبر 16018 شائع ہوئی ہے۔ موصوفہ کے نام کے بعد زوجہ کی جگہ ولد سہواً لکھا گیا ہے اسی طرح زیور طلائی کان کی بالی کا اصل وزن 5.3 گرام ہے جو کہ غلطی سے 53 گرام شائع ہوا ہے۔ احباب اس کی تصحیح فرمالیں۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔

نیز موصوفہ ناظمہ خاتون صاحبہ کے گزشتہ چار سال میں چھوٹے بڑے تین آپریشن ہو چکے ہیں ان کی شفائے کاملہ اور صحت وتندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔(ادارہ)

اخبار بدر میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینجر بدر)

ریزرویشن کی سہولت 1995 سے حاصل ہے اور اسی طرح کا نفاذ پورے ملک میں ہونا چاہئے جب کہ شری موئیلی نے کہا ہے کہ مسلمانوں کے لئے ریزرویشن کی سہولت کو آئین میں شامل کیا جانا چاہئے تھا۔ادھر بی جے پی کے صدر راج ناتھ سنگھ کا کہنا ہے کہ کانگریس مسلم لیگ کے نقش قدم پر چل رہی ہے اور یہ راستہ ملک کو تقسیم کی طرف لے جاتا ہے۔انکے مطابق سرکار کو اس بات کی وضاحت کرنی چاہئے کہ جب ریزرویشن دیئے جانے کیلئے 50 فیصدی کی مقررہ آئینی حد پوری ہو چکی ہے تو پھر حکومت مسلمانوں کے لئے ریزرویشن کی بات کس بنیاد پر کر رہی ہے۔

(بشکریہ روزنامہ راشٹریہ سہارا نئی دہلی 19 نومبر 06ء)

## دارالعلوم دیوبند کے دونوں دھڑوں کو جوڑنے کی کوشش ناکام

## علماء دیوبند اور جمیعۃ العلماء نے بائیکاٹ کیا

دارالعلوم دیوبند کے معمار ثالث حکیم الاسلام قاری طیب ؒ کی حیات و خدمات کے موضوع پر مشتمل منعقدہ تین روزہ عالمی سیمینار سرزمین دیوبند پر ہونے والا ایک قدرے کامیاب سیمینار ثابت ہوا یہ سیمینار اس اعتبار سے کامیاب کہا جاسکتا ہے کہ حکیم الاسلام پر ایک سو پچاس سے زائد مقالے سیمینار انتظامیہ کو موصول ہوئے جن میں سے سو کے قریب مقالے پڑھے گئے اس طرح حکیم الاسلام کی زندگی کے بہت سے پہلوؤں کا احاطہ ہو گیا اس سیمینار کو کامیاب بنانے میں تمام شہر لگا رہا سیمینار کے ابتدائی دور میں یعنی پہلی نشست سے کچھ پہلے تک خوش آئند پہلو یہ رہا کہ دارالعلوم (وقف) دیوبند انتظامیہ اور دارالعلوم دیوبند کے ارباب اقتدار باہمی تعاون اور تال میل کے ساتھ اس کام کو (اپنا کام) سمجھ کر اقدامات کرتے رہے۔ دارالعلوم انتظامیہ نے دار القرآن احاطہ مولسری اور دوسری درسگاہوں کو خالی کرا کر مہمانوں کے قیام کا انتظام کیا۔ دارالعلوم دیوبند کا مہمان خانہ آنے والے مخصوص مہمانوں کیلئے مختص کر دیا گیا دارالعلوم دیوبند کی جانب سے پانچ سو مخصوص مندوبین کی دعوت بھی کی گئی کل ملا کر معاملہ شیر و شکر جیسا رہا لیکن اچانک وہ طبقہ اپنی سازشوں میں کامیاب ہو گیا جو مولانا محمد سالم قاسمی اور مولانا سید اسعد مدنی مرحوم کے خانوادوں کو اور دونوں دارالعلوم کو نزدیک نہیں آنے دینا چاہتا تھا۔ ہوا کچھ یوں کہ پہلی نشست اور دوسری نشست میں کچھ ایسے مقالے پڑھے گئے جن میں ماضی کی تلخیوں کا شور تھا۔ اسی اثناء میں کسی عاقبت نااندیش کی لکھی ہوئی ایک ایسی کتاب کی رسم اجرا بھی ہوئی جن میں فریقین کو مظلوم و ظالم کے طور پر پیش کیا گیا مولانا سید ارشد مدنی نے اس نشست کا بائیکاٹ کر دیا جس کی ان کو صدارت کرنی تھی۔ مولانا محمود مدنی نے بھی شرکت سے انکار کر دیا۔ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا مرغوب الرحمٰن نے بھی شرکت نہ کرنے کا اعلان کر دیا۔ صرف ایک کتاب اس گلستاں کو خاکستر کر گئی برسوں کے اختلافات بھلا کر مولانا محمد سالم قاسمی اور مولانا سید اسعد مدنی نے گلزار کیا تھا مولانا محمد سالم قاسمی کو دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کا رکن بھی منتخب کر لئے جانے کی کوشش شروع کر دی گئی۔ قابل ذکر ہے کہ اس تلخی کے بعد مولانا محمد سالم قاسمی غلط فہمیوں کے ازالہ کی بھر پور کوشش کرتے رہے۔ حتیٰ کہ انہوں نے مختلف فیہ اور اذیت ناک پہلوؤں کو اٹھانے والے اپنے ہی لوگوں کے لئے مذمتی بیان بھی جاری کر دئے لیکن انکی کوششیں کارگر نہ ہو سکیں اس طرح کچھ دوستی کے دشمن اپنی سازشوں میں کامیاب رہے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس موقع پر جمیعۃ علما ہند کے صدر مولانا سید ارشد مدنی کو جذبہ ایثار سے کام لیتے ہوئے اس قسم کی لغزشوں کو نظر انداز کر دینا چاہئے تھا چونکہ ایک اور غیر معروف آدمی کی لکھی ہوئی کتاب کی تحریر کو بنیاد بنا کر اختلاف کو پروان نہیں چڑھایا جاسکتا جو پوری ملت کے انتشار کا سبب بن جائے جبکہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ غیر متعلقہ شخص کی لکھی یہ کتاب نظر انداز کی جاسکتی تھی لیکن سیمینار میں مولانا محمد سالم قاسمی کے ہاتھوں اس کی رسم اجرا اور اس پر خود مولانا محمد سالم قاسمی و مولانا محمد سفیان قاسمی کی تقاریظ یہ ثابت کرتی ہیں کہ ان دونوں ذمہ داران کی طرف سے اس اذیت ناک پہلو کو قصداً نظر انداز کیا گیا ہے۔ یہ سیمینار اتحاد و اتفاق کی ایک تاریخ مرتب کرنے جارہا تھا وہ ادھوری رہ گئی اس کا افسوس سب کو ہے۔

☆☆☆


الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللہ بکاف عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ

احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز


**معاصرین کی آراء::**

## سچر کمیٹی سفارشات اور مسلمانوں کی پسماندگی؟

اقتصادی، سماجی اور تعلیمی شعبوں میں مسلمانوں کی پسماندگی کو کیسے دور کیا جائے؟ یہ ایک ایسا پیچیدہ سوال ہے جس کا جواب تلاش کرنے کی کوشش گزشتہ پچاس ساٹھ برسوں سے مسلسل کی جارہی ہے جب بھی انتخابات کا موسم آتا ہے اس پیچیدہ مسئلے کو اٹھایا جاتا ہے اور اس کے فوری ردعمل کے طور پر فرقہ پرست جماعتیں اور عناصر واویلا شروع کر دیتے ہیں کہ مسلمانوں کو مذہبی بنیاد پر ریزرویشن فراہم کرنے اور ان کی منہ بھرائی کرنے کی کوشش کی جارہی ہے تاکہ انتخابات میں اس کا فائدہ اٹھایا جاسکے اور ہم یہ کسی قیمت پر برداشت نہیں کریں گے۔ اس کے خلاف پورے ملک میں مہم چلائیں گے مجموعی طور پر اس کا نتیجہ یہ برآمد ہوتا رہا ہے کہ نہ تو مسلمانوں کی پسماندگی کسی شعبے میں دور ہوئی ہے اور نہ ہی ان تک ان پروگراموں کے فوائد پہنچ پائے ہیں جن کا اعلان وقتاً فوقتاً سرکار کی طرف سے کیا جاتا رہا ہے۔ یہ عمل اتنی باقاعدگی سے جاری ہے کہ ملک کا ایک بہت بڑا طبقہ جس کو مسلمان کہا جاتا ہے یا جس کا شمار ملک کی اقلیتوں میں کیا جاتا ہے آج تک پسماندگی کے اس گہرے اور اندھیرے غار میں پڑا ہے جہاں آج سے تقریباً ساٹھ سال پہلے تھا۔

مسلمانوں کی پسماندگی کی اسی ابتر صورت حال کو دیکھتے ہوئے گزشتہ سال مارچ میں یو پی اے کی مرکزی حکومت نے ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس راجندر سچر کی زیر قیادت ایک کمیٹی قائم کی تھی جس کو یہ ذمہ داری سونپی گئی تھی کہ وہ مسلمانوں کی پسماندگی کو دور کرنے کے بارے میں اپنی سفارشات حکومت کو پیش کرے تاکہ پارلیمنٹ میں اس پر بحث کے بعد کچھ ایسے پروگرام، اسکیمیں اور اقدامات حکومت طے کر سکے جن کے ذریعہ اس پیچیدہ اور حساس مسئلے کا حل نکالا جاسکے۔

سچر کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں مسلمانوں کی پسماندگی سے متعلق جو اعداد و شمار حکومت کو پیش کئے ہیں وہ اس قدر سنگین نوعیت رکھتے ہیں کہ اگر فوری طور پر حکومت نے اس کے لئے کچھ اقدامات نہیں کئے تو ہماری آبادی کا دوسرا سب سے بڑا حصہ پورے ملک کی خوشحالی اور ترقی کیلئے ایک بوجھ اور اقتصادی سماجی اور تعلیمی شعبوں میں ہمارے نشانوں کے حصول کیلئے ایک بہت بڑی رکاوٹ کی شکل اختیار کر لے گا۔ رپورٹ کے مطابق دیہی علاقوں میں 94.9 فیصد مسلمان اس وقت خط افلاس سے نیچے کی زندگی گزارنے والے کنبوں میں شامل ہیں جنہیں سرکاری مفت راشن بھی نہیں ملتا 60.2 فیصد مسلمانوں کے پاس دیہی علاقوں میں کوئی زمین نہیں ہے۔ جن مسلم کسانوں کے پاس ٹریکٹر ہیں انکی تعداد صرف 2.1 فیصد ہے جب کہ محض ایک فیصد مسلم کسانوں کے پاس واٹر پمپ کی سہولیات ہیں۔ تعلیم کے شعبے کے اعداد و شمار بھی اتنے ہی چونکا دینے والے ہیں 54.6 فیصد مسلمان دیہی باشندوں اور 60 فیصد شہری مسلمان باشندوں نے کبھی اسکول میں تعلیم حاصل نہیں کی۔ شہری علاقوں میں صرف 3.1 فیصد مسلمانوں نے گریجویشن تک تعلیم حاصل کی ہے جب کہ 1.2 فیصد ہی انمیں سے پوسٹ گریجویشن کی سطح تک پہنچ پائے ہیں دیہی علاقوں کے مسلمانوں میں گریجویٹ نوجوانوں کا تناسب محض 0.8 فیصد ہے جب کہ سرکاری سبسڈی کے خوراک پروگرام سے فائدہ اٹھانے والے مسلمانوں کی تعداد صرف 1.9 فیصد ہے رپورٹ میں روزگار اور تعلیمی اداروں میں ریزرویشن مہیا کرانے کے بارے میں اگرچہ کچھ نہیں کہا گیا اور اسے حکومت کے فیصلے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے لیکن کمیٹی نے مسلمانوں کی پسماندگی دور کرنے کے لئے مساوی مواقع مہیا کرائے جانے پر خصوصی زور دیا ہے اس بارے میں اس نے جن خصوصی اقدامات کی سفارش کی ہے اس میں مساوی مواقع کی فراہمی سے متعلق ایک کمیشن کے قیام کی تجویز اردو زبان کے فروغ یو جی سی گرانٹس اور مسلم فرقے کے ذریعہ چلائے جانے والے اسکول اور کالجوں کا قیام اساتذہ کی تربیت مدارس کی اصلاح اور صوبوں کے اعلیٰ تعلیم سے متعلق بورڈوں سے ان کا منسلک کیا جانا مسلمانوں کیلئے بنکوں کے قرضہ جات میں اضافہ ایسے تمام اضلاع کا جہاں مسلمانوں کی آبادی 25 فیصد سے زائد ہے اقلیتوں کے لئے تشکیل کردہ 15 نکاتی پروگرام کا احاطہ اور حکمرانی کے عمل میں مسلمانون کی زیادہ شراکت شامل ہیں مساوی حقوق سے متعلق اس کمیشن کو برطانیہ کے نسلی مواقع سے متعلق کمیشن کے طرز پر تشکیل دیئے جانے کی تجویز ہے کمیٹی کا خیال ہے کہ انسانی حقوق اور اقلیتوں سے متعلق کمیشن اس اہم کام کو انجام دینے کے اختیارات نہیں رکھتے۔

رپورٹ موصول کرتے ہوئے وزیر اعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ نے کہا کہ مسلم فرقے کی سماجی و اقتصادی پسماندگی کو دور کرنے کیلئے کچھ خصوصی پروگراموں کی تشکیل، منصوبہ سازی اور اس پر عمل آوری کی غرض سے اس طرح کے معتبر اور قابل بھروسہ اعداد و شمار کی بہت ضرورت تھی۔

کمیٹی نے سرکاری و غیر سرکاری سیکٹر کی ملازمتوں میں بھی مسلمانوں کے تناسب کو بڑھائے جانے کی سفارش کی ہے جو کہ آبادی میں ان کے تناسب کے دیکھتے ہوئے بہت کم ہے۔ سات ممبروں پر مشتمل سچر کمیٹی کی اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کی حالت دلتوں اور دیگر پسماندہ اقوام سے بھی بدتر ہے۔

اسی دوران جنتا دل سیکولر کے صدر اور سابق وزیر اعظم ایچ ڈی دیوگوڑا اقلیتوں کے امور سے متعلق وزیر اے آر انتولے اور انتظامی اصلاحات کے کمیشن کے چیئرمین ویرپا موئیلی نے ایک پسماندہ طبقے کے طور پر مسلمانوں کو ریزرویشن فراہم کئے جانے کی حمایت کی ہے۔ شری ایچ ڈی دیوگوڑا نے بتایا کہ کرناٹک میں مسلمانوں کو

# بھارت کی مختلف جماعتوں میں

## رمضان المبارک کے لیل ونہار اور عید الفطر کی تقریبات

اللہ کے فضل سے رمضان المبارک کے روحانی موسم بہار سے تمام مردوزن اور بچوں نے حسب استعداد ذوق وشوق سے بھرپور استفادہ کیا نماز تراویح خصوصی درس وتدریس کا سلسلہ جاری رہا اللہ تعالیٰ سب کی عبادات کو قبول فرمائے موصولہ رپورٹوں کے خلاصے نہایت اختصار سے ہدیہ قارئین ہیں۔

**رشی نگر:** اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پورے ماہ خاکسار نے نماز تراویح پڑھائی اور پھر روزمرہ معمول کے مطابق پورے ماہ قرآن واحادیث اور مختلف کتب سے درس ہوا کم وبیش رشی نگر کی آبادی اس وقت تین ہزار ہوگی سحری میں جگانے کا انتظام تھا۔ ان مقدس ایام میں درس القرآن کا ایک مخصوص وقت مقرر کیا ہوا تھا چونکہ حضور انور کا درس القرآن متواتر طور پر احباب استفادہ کرنے سے قاصر تھے۔ اُس وقت اکثر احباب مختلف کام میں محو ہوتے جس کی وجہ سے جماعتی سطح پر باضابطہ انتظام تھا۔ چند بزرگوں نے اعتکاف کی سعادت بھی پائی پھر یکم شوال مورخہ 25.10.06 کو عید الفطر عید گاہ میں خاکسار نے پڑھائی جس میں کثرت سے احباب مردوزن بوڑھے بچے شامل ہوئے۔ (ایاز رشید عادل مبلغ سلسلہ)

**مالیر کوٹلہ:** رمضان المبارک کے ایام میں باقاعدگی کے ساتھ باجماعت تراویح پڑھائی گئی اٹھائیسویں روزہ کو تراویح کے بعد اجتماعی دعا کی گئی اسی طرح درس القرآن کا بھی اہتمام کیا گیا تھا عید کی نماز میں احمدیوں کے کئی زیر تبلیغ دوست بھی شامل ہوئے۔ مردوزن تقریباً 45 افراد نماز میں شامل ہوئے نماز کے بعد سبھی مہمانان کرام کو کھانا اور میٹھائی دی گئی ہندو ومسلم دوستوں نے عید کی مبارک باد دی۔

(سید اقبال احمد معلم سلسلہ مالیر کوٹلہ)

**الپی:** رمضان المبارک میں نماز تراویح کے علاوہ دووقت درس کا اہتمام کیا گیا اور نوافل، تلاوت وصدقہ خیرات میں خدام اور انصار اور اطفال ولجنہ اماء اللہ نے ذوق وشوق کے ساتھ حصہ لیا۔ اسی طرح پورا رمضان المبارک اور عید غریب لوگوں کے ساتھ گزاری۔ (محمد نجیب خان مبلغ سلسلہ الپی۔ کیرلہ)

**ظہیر آباد:** جماعت احمدیہ ظہیر آباد میں رمضان کے بابرکت مہینہ سے تمام احباب جماعت مستفیض ہوئے روزانہ بعد نماز تراویح درس حدیث دیا گیا درس کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد کی گئی جس میں خاکسار نے سوالوں کے جواب دیئے اسی طرح ہر اتوار کو بعد نماز عصر درس القرآن کا خاص اہتمام کیا گیا خاکسار نے قرآن مجید کی آخری دس سورتوں کی تفسیر بتائی عورتوں کے لئے پردہ کی رعایت سے درس سننے کا انتظام کیا گیا تھا اسی طرح ہر جمعہ کو قرآن مجید کے موضوع پر خطبہ دیا گیا۔ روزانہ خاکسار نے تین جگہوں پر کلاسز لیں۔ دوران ماہ تین تربیتی اجلاس منعقد کئے گئے۔ (غلام احمد سمیر مبلغ سلسلہ ظہیر آباد۔ آندھرا پردیش)

**سرکل جالندھر:** دوران ماہ 28 مقامات کا دورہ کیا گیا 45 تربیتی اجلاسات ہوئے جو کہ زیادہ تر تربیت اولاد واطاعت والدین اور سیرۃ النبی صلعم کے موضوعات پر تھے۔ رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں نومبائعین نے ماہ صیام کی برکات وفیوض سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہر سنٹر میں درس وتدریس کے ساتھ ساتھ درس القرآن کا انتظام تھا تراویح کی نماز کا بھی اہتمام کیا گیا تھا الحمد للہ۔ تمام نومبائعین نے روزے بھی رکھے اور تمام نمازوں کے ساتھ ساتھ نماز تراویح وتدریس میں بھی شامل ہوئے۔ (محمد سلیم احمد، سرکل انچارج جالندھر)

**ممبئی:** احباب جماعت کو رمضان المبارک سے بھرپور انداز میں استفادہ کرنے کی توفیق ملی الحمد للہ۔ اکثر احباب نے نماز تہجد کا التزام کیا سحری کے بعد نماز فجر بعدہ درس القرآن سارے رمضان ہوتا رہا۔ الحق بلڈنگ میں روزانہ مختلف احباب جماعت کی جانب سے افطاری کا اجتماعی انتظام تھا مکرم حافظ حسن جمیل صاحب کو الحق بلڈنگ میں نماز تراویح پڑھانے کی توفیق ملی پیرانہ سالی میں روزانہ 40 کلومیٹر دور سے سفر کر کے تراویح پڑھانے آتے تھے اور واپس جاتے تھے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے آمین۔ 1992 میں بیعت کی تھی نماز جمعہ میں مسجد میں جگہ کی کمی واقع ہو جاتی تھی نماز عید میں بکثرت احباب جماعت شامل ہوئے۔ حاضرین کیلئے ضیافت کا انتظام کیا گیا تھا۔ (سید طفیل احمد شہباز)

**کوٹرا لہل ضلع سنگرور:** خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال جماعت احمدیہ کوٹرا لہل کے کافی احباب ومستورات نے روزے رکھے۔ اس رمضان کے بابرکت مہینہ میں پانچوں وقت کی نمازیں باجماعت ادا کی جاتی رہیں اسی طرح نماز تراویح بھی باجماعت ادا کی جاتی رہیں۔ نماز فجر کے بعد قرآن کریم اور نماز مغرب کے بعد حدیث شریف کا درس ہوا 30 رمضان کو اجتماعی دعا ہوئی۔ جماعت احمدیہ کوٹرا لہل کے علاوہ عالم پور اور لہرا گاگا سے احباب ومستورات نماز عید کی ادائیگی کیلئے تشریف لائے تھے خاکسار نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا اور عید کی نماز کی اہمیت بتائی گئی 80 افراد عید کی نماز میں شامل ہوئے بعدہ تمام افراد میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

(مظفر احمد بھٹی خادم سلسلہ کوٹرا لہل ضلع سنگرور)

**سدھیانہ:** ضلع بھٹنڈہ پنجاب: خاکسار کا ماہ رمضان شروع ہوتے ہی تبادلہ پکھوں کلاں سے سدھیانہ میں کیا گیا خاکسار نے وہاں پہنچ کر لوگوں کو جو کہ پہلے سے کچھ نہیں جانتے تھے نماز اور روزہ کی اہمیت بتائی لوگوں نے اس معاملہ میں خاکسار کے ساتھ بہت اچھا تعاون کیا اور روزے بھی رکھے اور باقاعدہ نماز تراویح اور نماز جمعہ اور دیگر نمازوں کی پابندی بھی کی اور خاکسار نے ان کے گھروں میں جا جا کر ان کو سمجھایا کہ ہم کیا ہیں اور کیا کرنا چاہئے اور خاکسار نے ان کو نظام جماعت اور جماعت احمدیہ کے بارے میں بتایا۔

ماہ رمضان ختم ہونے کے بعد لوگوں نے نماز عید الفطر ادا کرنے کی تیاری کی اس سے پہلے انہوں نے کبھی بھی عید یا نماز اور روزہ نہیں رکھا تھا لیکن پھر بھی انہوں نے اس معاملہ میں بہت دلچسپی دکھائی کم از کم 30 سال کے عرصہ کے بعد عید الفطر کی نماز ادا کی گئی۔ نماز عید الفطر کے بعد شیرینی کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ جو کہ گاؤں والوں کی طرف سے ہی تھا۔ اس عید الفطر کے نماز میں شامل ہونے والے افراد کی تعداد ۵۵ سے بھی زیادہ تھی۔

(عاشق حسین گنائی۔ معلم سلسلہ سدھیانہ)

**نہیڑ ضلع سنگرور پنجاب:** احباب جماعت نے رمضان سے بھرپور استفادہ کیا، تراویح اور درس قرآن وحدیث کا خصوصی اہتمام کیا گیا پچیس اکتوبر کو عید الفطر منائی گئی نماز عید خاکسار نے پڑھائی جس میں ساٹھ کے قریب مرد، بچے اور عورتیں شامل ہوئے اور ایک دوسرے کو مبارک باد دی۔ بعدہ شیرینی کا انتظام تھا۔ (محمد خان معلم وقف جدید بیرون)

**برنالہ ضلع مانسہ پنجاب:** اس ماہ مبارک میں نماز فجر کے بعد درس القرآن وحدیث جاری رہا رمضان المبارک کے آغاز میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا تین سو افراد مردوزن نے شرکت کی۔ حضور انور کے خطبہ جمعہ اور ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھنے کی سعادت ملی۔ نماز جمعہ کی اہمیت اور فضیلت کے بارے میں جماعت کے تمام افراد مردوزن کو آگاہ کیا گیا۔

جماعت احمدیہ برنالہ کے کچھ افراد کو افطاری کرانے کی توفیق ملی اور رزے رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی مورخہ 24.10.06 کو برنالہ میں نماز عید ادا کی گئی۔ بعد میں جماعت کے تمام بچوں میں علمی مقابلہ جات ہوئے اس عید میں جماعت احمدیہ برنالہ کے تمام افراد نے مل کر کھانے کا انتظام کیا۔ (شیراز احمد خان معلم سلسلہ)

**لہرا دھور کوٹ سرکل لدھیانہ:** ماہ رمضان میں خاکسار نے 20 درس دیئے جو کہ گھر گھر جا کر دیئے گئے اور جہاں پر درس دیا وہیں پر نماز مغرب وعشاء بھی ادا کی گئی احباب جماعت نے کام کی کثرت ہونے کے باوجود رمضان کی برکات سے بھرپور استفادہ کیا۔

مورخہ 25.10.06 کو نماز عید الفطر ادا کی گئی نماز پڑھنے کے بعد احباب نے بڑے ہی اطمینان کے ساتھ خطبہ عید سنا جو کہ اسلامی نماز اور نماز عید کی اہمیت کے مضمون پر مشتمل تھا۔ خطبہ کے بعد ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد پیش کی حاضرین کو شیرینی دی گئی۔ نماز عید میں شرکت کرنے والے مردوزن کی تعداد تقریباً چالیس تھی۔

(عبد الحسن علوی معلم سلسلہ لہرا دھور کوٹ سرکل لدھیانہ)

**بھمے کلاں مانسہ پنجاب:** رمضان میں ہر روز نماز مغرب کے بعد قرآن مجید کا درس دیا جاتا رہا رمضان میں انصار نے آدھے سے زیادہ قاعدہ یسرنا القرآن پڑھا۔ ماہ رمضان میں ایم ٹی اے سے جمعہ کا خطبہ بھی باقاعدہ سنا گیا جس میں تمام افراد اور بچے شامل ہوتے رہے۔ آخری روزہ مسجد میں افطار کرنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ (عبد الحق بھمے کلاں مانسہ)

**پکھوں کلاں ضلع سنگرور پنجاب:** خاکسار پورے مہینہ تعلیم وتربیت کا کام کرتا رہا پنجوقتہ نمازوں کے ساتھ نماز تراویح اور روزانہ نماز فجر کے بعد درس القرآن کا التزام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر گھر جا کر تبلیغ کی اور نظام جماعت کے بارے میں ان لوگوں کو بتایا اٹھارہ گھروں پر مشتمل لوگ جماعت میں شامل ہوئے۔ 24.10.06 کو تقریباً تیس افراد نے نماز عید الفطر ادا کی خاکسار نے نماز پڑھائی مہمانوں کی شرینی سے تواضع کی گئی۔ (حافظ مظفر عالم امام مسجد پکھوں کلاں ضلع سنگرور۔ پنجاب)

**لدھیانہ:** رمضان المبارک میں پورے ماہ تعلیمی کلاسز لگائی گئیں اس ماہ صوم وصلوٰۃ کی اہمیت اور نوافل کی اہمیت وعبادات پر درس دیا گیا۔ روزانہ نماز تراویح کا التزام کیا گیا۔ (محمد سجاد خان معلم لدھیانہ)

**کھارا سرکل لدھیانہ:** کھارا میں 24.10.06 کو 40 سال بعد پہلی بار نماز عید ادا کی گئی جو خاکسار نے پڑھائی جس میں ستر کے قریب افراد مردوزن نے شرکت کی۔ لوگوں میں بہت ہی زیادہ خوشی تھی کہ ایسی عید پہلی بار منائی گئی ہے غیر مسلم بھی اس عید سے متاثر ہوئے۔ (نصیر احمد خادم سلسلہ)

**بھونیشور:** رمضان میں خاص طور پر درس وتدریس اور دعاؤں کا پروگرام رکھا گیا انصار اللہ بھونیشور کی طرف سے 220 مریضوں کو فروٹ اور بسکٹ دیئے گئے (سید فضل باری مبلغ سلسلہ)

**تھراج:** رمضان المبارک کے مہینہ میں نوافل عبادات اور درس وتدریس کے علاوہ 28 دیں رمضان کو نماز تہجد باجماعت ادا گئی۔ پورے ماہ روزہ رکھنے کا خاص اہتمام تھا۔ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد درس القرآن ہوتا رہا۔

(انیس احمد خان مبلغ سلسلہ تھراج)

**شولا پور:** مورخہ 25.10.06 کو شولا پور کے احمدیہ مشن گراؤنڈ میں پہلی مرتبہ نماز عید کی ادائیگی کا اہتمام کیا گیا اس سے قبل عید کی ادائیگی مشن کے اندر ہی ہوتی تھی شولا پور میں ہو رہی شدید مخالفت کی بناء پر پولیس محکمہ کی طرف سے حفاظتی کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر سرکاری حکام ومعززین شہر کو عید کی مبارک باد پیش کی گئی۔ مورخہ

25.10.06 کو ریلوے پولیس کی طرف سے قومی یکجہتی پر مبنی ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں خاکسار کو شری ڈھل راؤ یادو صاحب IPS سپر نٹنڈنٹ آف پولیس ریلوے زون پونا و شری دلیپ جادھو صاحب سینئر انسپکٹر و انچارج ریلوے پولیس اسٹیشن شولا پور شہر کی طرف سے اس پروگرام میں شرکت کرنے کی دعوت دی گئی تو خاکسار مع مکرم انصار علی خان صاحب مکرم شیخ فرقان احمد مکرم فاروق احمد و گے معلمین کے ہمراہ اس تقریب میں شامل ہوا اس موقع پر خاکسار نے عید دیپاولی کی اہمیت پر اپنے تاثرات ظاہر کئے اور نظم سنائی۔ بعد اختتام پروگرام شری ڈاکٹر کے ایچ گوبندر راج صاحب ضلع مجسٹریٹ شری ایل آر بھوسلے صاحب ڈپٹی کمشنر آف پولیس انٹیلی جنس و کرائم برانچ کے علاوہ شہر کے کئی معززین زیر تبلیغ احمدی حضرات و معلمین کرام خاکسار کے گھر آ کر تشریف لائے جن کی تواضع کا اہتمام کیا گیا۔ (عقیل احمد سہار نپوری سرکل انچارج شولا پور، صوبہ مہاراشٹر)

**کالیکٹ:** جماعت احمدیہ کالیکٹ کو امسال بھی رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ عبادت الٰہیہ روزوں، نوافل درس القرآن، دینیاتی کلاس، اعتکاف اور اجتماعی افطاری وغیرہ کے ساتھ روح پرور اور پروقار ماحول میں گذارنے کی توفیق عطا ہوئی۔ شہر کالیکٹ کے چار مقامات میں تراویح اور اس کے بعد مختصر درس القرآن کا اہتمام ہوا علاوہ ازیں ہر اتوار کو شام کے پانچ بجے تا ۶ بجے صدر مقام بیعت القدوس میں قرآن مجید کا خصوصی درس ہوا غیر احمدی احباب بھی ہر اتوار کو درس القرآن سے مستفید ہوتے رہے۔ لجنہ اماء اللہ کالیکٹ کے لئے ہفتہ میں تین روز دینیات کی کلاس بعایت پردہ جاری رہی ہر روز اجتماعی طور پر مخیر احباب کی طرف سے افطاری ہوتی رہی۔ مورخہ 23 اکتوبر کو شام کے ساڑھے چار بجے تا چھ بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے درس القرآن اور اجتماعی دُعا کا ایم ٹی اے کے ذریعہ خاص اہتمام کیا گیا تھا اس میں شرکت کے لئے آٹھ صد کے قریب احباب و مستورات حاضر تھے ان سب کو افطاری کے طور پر عمدہ کھانا پیش کیا گیا غیر احمدی افراد بھی شریک ہوئے چار افراد کو اعتکاف کی بھی سعادت ملی۔

**آل انڈیا ریڈیو میں تقریر:** مورخہ 14 اکتوبر کو شام سوا پانچ بجے سے دس منٹ تک آل انڈیا ریڈیو میں رمضان المبارک کے تقدس کے بارے میں خاکسار کی تقریر نشر ہوئی۔ ۲۵ اکتوبر کو کیرلہ کی جماعتوں نے عید الفطر منائی مسجد میں ایک ہزار سے زائد احباب و مستورات نے شرکت کی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ عید الفطر مورخہ 24 اکتوبر کا مالا یالم میں ترجمہ کر کے دوسرے دن عید الفطر میں خاکسار نے جماعت کو سنایا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ خاکسار کو 1970 سے لیکر 1990 تک تامل زبان میں اور 1991 سے لیکر 2000 تک مالا یالم زبان میں خلیفہ وقت کے خطبہ کا ترجمہ جماعت کو سنانے کی توفیق ملتی رہی۔ فالحمد للہ علی ذالک اس کو کیرلہ کی تمام جماعتوں تک پہنچانے کا اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ کی صوبائی تنظیم بخیر و خوبی سرانجام دے رہی ہے اس سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنی خوشنودگی کا اظہار فرماتے ہوئے اور اس کی افادیت کے بارے میں اپنے خطبہ فرمودہ ۶ ستمبر 1991 بمقام مسجد نور اوسلو (ناروے) میں فرمایا:

ساؤتھ انڈیا میں ہماری ایسی جماعتیں ہیں جو اردو نہیں سمجھتیں وہاں ہمارے مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ ہیں ان کو خدا تعالیٰ نے اس بات کا جنون دیا ہوا ہے ادھر آواز کان تک پہنچی اُدھر فوری طور پر اس کے ترجمے کئے اور ساری جماعتوں تک پہنچائے وہاں سے جماعتوں کے جو خط ملتے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہیں ان کو افریقہ کا بھی پتہ ہے اُن کو امریکہ کا بھی پتہ ہے ان کو چین اور جاپان کا بھی پتہ ہے جماعت کے سارے مسائل کا اُن کو علم ہے اور اُن کے خطوں میں روشنی ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ کر مجھ سے بات کر رہے ہیں (ہفت روزہ بدر 24 اکتوبر 1991) خدا کے فضل سے یہ سلسلہ اب تک جاری ہے سن 2000ء سے ترجمہ کا فریضہ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب الپی مبلغ کینانور بجالا رہے ہیں۔

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

**کلکتہ:** مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کی طرف سے رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں یتیم بچیوں کیلئے عید کے موقعہ پر تحائف تقسیم کئے گئے۔ ایک غیر احمدی ادارہ جس کا نام The Calcutta Muslim Orphanage (Girls Section) ہے یہ غیر احمدی بچیوں کیلئے ہے مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ نے وہاں جاکر ۲۰۰ بچیوں کیلئے تحائف تقسیم کئے۔ اس سلسلہ میں لجنہ نے بھی بھرپور تعاون کیا اور مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کی کوششوں سے اس غیر احمدی ادارہ میں جماعت احمدیہ کا تعارف کرانے کی توفیق ملی۔ (تنویر احمد بانی)

## جماعت احمدیہ دہلی کی نوویں سالانہ کانفرنس

جماعت احمدیہ دہلی کی ۹ ویں سالانہ کانفرنس مورخہ ۱۹ نومبر بروز اتوار دار التبلیغ دہلی کے وسیع احاطہ میں نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ اس عظیم الشان کانفرنس کی کامیابی میں بالخصوص حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں شامل ہیں نیز محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد قادیان کی راہنمائی اور جماعت دہلی کے انصار خدام لجنہ کی انتھک خدمات کا بڑا دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

کانفرنس میں قادیان سے علماء سلسلہ احمدیہ کا ایک وفد اور ایم ٹی اے کی ٹیم کے علاوہ ہریانہ، یوپی اور بہار سے بھی مہمانان کرام کی نمائندگی ہوئی دہلی اور گرد و نواح سے کم و بیش چھ صد احباب اس کانفرنس میں شامل ہوئے انفرادی اور نجی گاڑیوں کے علاوہ پانچ بسوں کا انتظام کیا گیا تھا جس میں نومبائعین اور زیر تبلیغ احباب تشریف لائے مستورات کیلئے پردے کے اہتمام کے ساتھ الگ جلسہ گاہ کا انتظام تھا۔ حسب پروگرام ساڑھے دس بجے صبح محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان کی صدارت میں جلسہ کا آغاز ہوا محترم مولوی سید عبد الہادی صاحب کاشف مبلغ سلسلہ دہلی کی تلاوت اور محترم احمد صدیق صاحب کی نعت کے بعد بعنوان "آنحضرت ﷺ کا عظیم الشان مقام" خاکسار نے اور محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے تربیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اسی دوران احباب و مستورات کی چائے اور ناشتہ سے تواضع کی گئی بعدہ جہاد کی حقیقت اور اسلامی تعلیم کے عنوان پر محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی و ایڈیٹر اخبار بدر نے تقریر کی۔ بعدہ صدر جلسہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے عنوان پر نہایت ہی مدلل خطاب فرمایا اور جلسہ میں حاضر غیر احمدی بھائیوں کو امام وقت کی آواز پر لبیک کہنے کی دعوت دی آخر میں محترم داؤد احمد صاحب صدر جماعت دہلی نے حاضرین و انتظامیہ کا شکریہ ادا فرمایا اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا نماز ظہر و عصر کے بعد تمام احباب و مستورات نے کھانا کھایا۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ (سید کلیم الدین احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

## گم شدہ رسید بک

مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ جے پور (راجستھان) کے نام ایشو ہوئی رسید بک 16086 گم ہوگئی ہے لہٰذا اس رسید بک کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے احباب اس رسید بک پر کسی بھی قسم کا کوئی جماعتی چندہ ادا نہ کریں۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

## ضروری اعلان بابت شعبہ وقف نو بھارت

احباب جماعت احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ وقف نو بھارت کو نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے تحت فرما دیا ہے۔ لہٰذا آئندہ سے احباب جماعت وقف نو کے سلسلہ میں محترم ناظر صاحب تعلیم قادیان سے رابطہ رکھیں۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

## اعلان نکاح

مکرمہ عصمت رخشندہ صاحبہ بنت مکرم کے شفیق احمد صاحب تیماپوری کرناٹک کا نکاح مورخہ 21.10.06 کو مکرم مولوی فضل احمد صاحب معلم گجرات ساکن چنتہ کنتہ آندھرا کے ساتھ مبلغ 11525 روپے حق مہر پر مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے بمقام مسجد احمدیہ تیماپور میں پڑھایا اس موقعہ پر کثیر تعداد میں غیر احمدی و غیر مسلم احباب نے شرکت کی۔ قارئین بدر سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت فرمائے۔ اعانت بدر 150 روپے۔ (مینیجر بدر)

## دعائے مغفرت

افسوس میری نواسی عزیزہ امۃ الباسط بنت مکرم شوکت علی منڈاشی ساکن بھدرواہ کشمیر بعمر 22 سال 2 دسمبر کو رات 2 بجے وفات پاگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ کچھ عرصہ سے گردے کا م نہیں کر رہے تھے۔ عزیزہ دعا گو صوم وصلوٰۃ کی پابند اور بہت صابرہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ جوانی کی اس عمر میں وفات کا والدین بھائیوں اور دیگر اقرباء کو شدید صدمہ ہے اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ (غلام قادر درویش قادیان)


شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-47621475 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
اللہ الیس عبدہ بکاف
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900,
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

## وقف عارضی کے متعلق حضرت امیر المومنین کا تازہ ارشاد

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب گرامی محررہ یکم نومبر 2006ء میں ہدایت فرمائی ہے کہ

''جماعتوں میں وقف عارضی کو بھی رواج دیں پختہ عمر کے بزرگوں کو تیار کریں جو اپنے قریب قریب کی جماعتوں میں جا کر تھوڑے تھوڑے عرصہ کیلئے وقف عارضی کریں اس سے تربیت کا کافی حصہ کور ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کو مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے''۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی روشنی میں فارم تمام اُمراء وصدر صاحبان وسرکل انچارج صاحبان کو بھجوائے جا رہے ہیں۔ براہ مہربانی آپ اپنی جماعت کے سیکرٹری تعلیم القرآن کی معاونت سے وقف عارضی کے سلسلہ میں وسیع طور پر ماہانہ پروگرام ترتیب دیں اور خاص طور پر انصار بزرگوں کو اور بڑی عمر کے خدام کو تحریک کریں اور جو دوست وقف عارضی کیلئے جائیں ان کی رپورٹ ان فارم پر مجوائیں جو آپ کو بھجوائے جا چکے ہیں اپنی مکمل رپورٹ اور ایمان افروز واقعات الگ سے لکھیں جو اس فارم کے ساتھ منسلک کئے جائیں۔ جزاکم اللہ۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی)

## سادگی اور کفایت شعاری تحریک جدید کے پروگرام کی بنیاد ہیں

### بانیٔ تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

''قرآن شریف سے کہیں یہ پتہ نہیں چلتا کہ کسی نبی نے مزدوروں کے ذریعہ سے فتح حاصل کی ہو۔ کوئی نبی ایسا نہ تھا جس نے مبلغ اور مدرس نوکر رکھے ہوئے ہوں۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک بھی مبلغ نوکر نہ تھا۔ جب تک جماعت کا ہر فرد سر کو ہتھیلی پر رکھ کر دین کیلئے میدان میں نہ آئے اُس وقت تک کامیابی نہیں ہوسکتی۔ یہ روح ہمارے اندر ہونی چاہئے کہ ظالم کی تلوار سے مرنے کیلئے تیار رہیں اور میرے پروگرام کی بنیاد اسی پر ہے جب میں کہتا ہوں کہ اچھا کھانا نہ کھاؤ تو اس کا یہ مطلب ہے کہ جو اس لئے زندہ رہنا چاہتا ہے وہ نہ رہے اور جب کہتا ہوں کہ قیمتی کپڑے نہ پہنو تو گویا طلب زندگی کے اسی موجب سے میں تمام جماعت کے لوگوں کو محروم کرتا ہوں اور جب یہ کہتا ہوں کہ کم سے کم رخصتوں اور تعطیلات کے اوقات سلسلہ کیلئے وقف کرو تو اس بات کیلئے تیار کرتا ہوں کہ باقی اوقات بھی اگر ضرورت ہو تو سلسلہ کے لئے دینے کے واسطے تیار رہیں۔ جب وطن سے باہر جانے کو کہتا ہوں تو گویا جماعت کو ہجرت کیلئے تیار کرتا ہوں۔ طب میں سہولتیں پیدا کرنے کو اس لئے کہتا ہوں کہ جو لوگ تہذیب وتمدن کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں اور اس لئے باہر نہیں جاسکتے کہ وہاں یہ سہولتیں میسر نہیں آسکتیں اور معمولی تکلیف کے وقت بھی اعلیٰ درجہ کی دوائیں اور آرام دہ چیزیں نہیں مل سکتیں انکو اس سے آزاد کردوں اور تہذیب کے ان رسوں کو توڑ دوں۔ جب ایک کشتی کے زنجیر توڑ دیئے جائیں تو کسی کو کیا معلوم کہ پھر لہریں اسے کہاں سے کہاں لے جائیں گی۔ میں نے جماعت کی کشتی کا لنگر توڑ دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کشتی کو جہاں چاہے لے جائے کیونکہ ہمیں نہیں معلوم کہ ہمارے لئے کس ملک میں ترقی کیلئے زیادہ سامان مہیا کئے گئے ہیں''۔ (خطبہ جمعہ ۴ جنوری ۱۹۳۸ء)

اللہ تعالیٰ ہر احمدی گھرانے کو سادگی وکفایت شعاری کے اسلامی وصف سے متصف ہو کر تحریک جدید کے ذریعہ عالمگیر سطح پر جاری تبلیغ واشاعت دین کی بابرکت آسمانی مہم میں نمایاں کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

## افسوس! مکرم پیر معین الدین صاحب لاہور میں وفات پاگئے

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے داماد، واقف زندگی اور خادم سلسلہ مکرم ومحترم پیر معین الدین صاحب مورخہ 12 ستمبر 2006ء کو رات دس بجے نیشنل ہسپتال ڈیفنس لاہور میں بعمر 81 سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس سے پہلے آپ کو مورخہ 10 ستمبر کو دل کا حملہ ہوا تھا اور آپ کو نیشنل ہسپتال داخل کرایا گیا تھا۔

آپ کی نماز جنازہ اگلے دن مورخہ 13 ستمبر 2006ء کو مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین قطعہ خاص (برائے نمایاں خدمت کرنے والے احباب) میں عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ہی دعا کرائی۔ آپ مورخہ 25 دسمبر 1925ء کو پیدا ہوئے آپ کے والد محترم کا نام مکرم ومحترم پیر اکبر علی صاحب آف فیروز پور تھا۔ آپ نے 26 اکتوبر 1944ء میں جب زندگی وقف کی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی طرف سے تعلیم جاری رکھنے کی ہدایت ہوئی اور آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم ایس سی کیمسٹری کا امتحان پاس کیا۔

آپ دور طالب علمی سے ہی سوئمنگ اور واٹر پولو کے ماہر کھلاڑی سمجھے جاتے تھے اور آپ اپنے کالج کی سوئمنگ ٹیم کے کپتان بھی رہے۔ ایم ایس سی پاس کرنے کے بعد آپ کا ابتدائی تقرر یکم ستمبر 1949ء کو فضل عمر انسٹیٹیوٹ میں ہوا۔ آپ 12 جنوری 1957ء تک تحریک جدید کے تحت مختلف خدمات سرانجام دیتے رہے جس کے دوران آپ ٹریننگ کیلئے 30 جنوری 1950ء سے 31 مارچ 1951ء تک انگلینڈ میں مقیم رہے۔ مورخہ 13 جنوری 1957ء کو آپ کا تقرر جامعہ احمدیہ ربوہ میں ہوا۔ اس کی منظوری دیتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ پیر معین الدین صاحب کو جامعۃ المبشرین میں انگریزی پڑھانے پر لگایا جائے۔ آپ اسی خدمت پر 1971ء تک کام کرتے رہے اور یکم جولائی 1971ء کو ریٹائر ہوگئے۔

آپ علمی شخصیت کے مالک خادم سلسلہ تھے آپ نے قرآن کریم کے معارف اور خزائن کے بارے میں تحقیق اور علمی کام کیا۔ اور کتب تحریر کیں۔ آپ ایک خوش اخلاق اور ملنسار اور غریبوں کے غمخوار انسان تھے۔ ہمیشہ پنجوقتہ نماز اور تہجد کا التزام کیا آپ نے قرآن کریم کا وسیع مطالعہ کیا اور اس روحانی سمندر سے قیمتی موتی نکال کر دوسروں تک پہنچائے۔ آپ نے اہلیہ مکرمہ ومحترمہ صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ بنت حضرت مصلح موعودؓ کے علاوہ ایک بیٹا مکرم پیر محی الدین طاہر صاحب لاہور اور چار بیٹیاں مکرمہ امۃ الصبور صاحبہ اہلیہ مکرم پیر وحید احمد صاحب کینیڈا، مکرم امۃ الشکور صاحب اہلیہ مکرم مرزا امجد اجمل بیگ صاحب لاہور، مکرمہ امۃ الغفور صاحبہ اہلیہ مکرمہ سید قاسم احمد شاہ صاحب ناظر امور خارجہ وزراعت، مکرمہ امۃ النور صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا طیب احمد صاحب کراچی یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

## فہرست نماز جنازہ حاضر وغائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتاریخ 4 دسمبر 2006 قبل نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر: مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سلیمان طارق صاحب آف ہیز 29 نومبر 2006ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نیک سلسلہ سے اخلاص ووفا کا تعلق رکھنے والی بہت مخلص خاتون تھیں۔ لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ ساؤتھ آل کی سیکرٹری ضیافت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: ۱۔ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد الطاف خان صاحب پنشنر نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ 27 نومبر کو مختصر علالت کے بعد 68 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ انتہائی نیک صوم وصلوۃ کی پابند مخلص خاتون تھیں۔ اپنے حلقہ میں صدر لجنہ رہیں اور بچوں کو قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ مرحومہ مکرم فضل الرحمٰن انور صاحب استاد وسپرنٹنڈنٹ ہوسٹل جامعہ احمدیہ کی والدہ مکرم عبدالرزاق بٹ صاحب سابق مربی سلسلہ گھانا کی بڑی ہمشیرہ اور مکرم مولانا شمشاد ناصر صاحب مبلغ سلسلہ امریکہ اور حافظ احمد انور قریشی صاحب (استاد مدرسۃ الحفظ) کی خوش دامنہ تھیں۔ اس طرح آپ کو ایک واقف زندگی کی اہلیہ ایک واقف زندگی کی والدہ دو واقفین زندگی کی ساس اور ایک واقف زندگی کی بہن ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۲۔ مکرم انور احمد تبسم صاحب (کارکن شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ) 29 نومبر کو بقضائے الٰہی ربوہ میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مکرم مبارک احمد خالد صاحب مرحوم (سابق پبلشر ومینجر رسالہ خالد وتشحیذ الاذہان) کے چھوٹے بھائی تھے۔ نیک مخلص خاموش طبع اور محنتی انسان تھے۔ مرحوم نے امسال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے بطور نمائندہ جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی اہلیہ بھی تقریباً دس ماہ پہلے وفات پا چکی ہیں۔

۳۔ مکرمہ حبیبہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم فضل احمد صاحب 19 نومبر کو جرمنی میں وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون نہایت صابر وشاکر اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ انہیں بہت لگاؤ تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ۵ بیٹیاں اور ۴ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد سلیم ظفر صاحب (کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) کی ساس تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین۔ ☆☆☆

## دعائے مغفرت

محترمہ اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم فضل حسین صاحب مرحوم آف اٹارسی مورخہ 26.10.06 کو وفات پاگئیں ہیں مرحومہ پابند صوم صلوۃ اور مہمان نواز تھیں اور مرکزی نمائندوں کے ساتھ بہت عقیدت رکھتی تھیں مرحومہ نے اپنے پیچھے ۲ بیٹے اور دو بٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کے بلندی درجات کیلئے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق کیلئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (رفیق احمد مالاباری۔ نائب ناظر بیت المال آمد)

# وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

**وصیت** 16209:: میں سید فضل باری ولد سید غلام ہادی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن A33-Bahunanagar ڈاکخانہ بھونیشور ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ایک مکان ذاتی نو یر تعمیر رقبہ دو ڈیسی مل قیمت 60 ہزار روپے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 4259 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد سید فضل باری گواہ شیخ عبدالشفیق

**وصیت** 16210:: میں محفوظہ خاتون زوجہ شیخ محمد علی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن برہم پور ڈاکخانہ برہم پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.10.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ حق مہر کل 14 ہزار روپے بذمہ خاوند باقی 7000 روپے۔ زیور طلائی ۲۲ کیرٹ، ایک عدد ۱۱ گرام کنگن ۲ عدد ۴ گرام، کان کی بالیاں ایک جوڑی ۳ گرام انگوٹھی ایک عدد ۲ گرام، کل قیمت اندازاً -/10000 نقرئی لاکٹ ایک عدد ۲۲ گرام پازیب ایک جوڑی ۳۰ گرام قیمت پانچ صد روپے میرا گذارہ آمد از خورونوش 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ محمد علی مبلغ سلسلہ الامۃ محفوظہ خاتون گواہ محمد انور احمد

**وصیت** 16211:: میں ابو طاہر منڈل مبلغ سلسلہ ولد واجد علی منڈل مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال تاریخ بیعت 1984 ڈاکخانہ ڈائمنڈ ہاربر ضلع 24 پرگنہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.10.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ پلاٹ ۵ مرلہ ترکھانہ والی نمبر 80R/5-51 قیمت 40,000 روپے۔ والدہ بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3720 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد ابو طاہر منڈل گواہ محمد شفیع

**وصیت** 16212:: میں مریم صدیقہ زوجہ مولوی ابو طاہر منڈل مبلغ سلسلہ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن ڈائمنڈ ہاربر ڈاکخانہ ڈائمنڈ ہاربر ضلع 24 پرگنہ جنوبی صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.10.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ حق مہر دس ہزار وصول شدہ۔ طلائی نکلس ۲ عدد 6.120 گرام ٹاپس ایک جوڑی 3.400 کنگن ۲ عدد 5.440 گرام۔ کل قیمت اندازاً -/8600 میرا گزارا آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ابو طاہر منڈل الامۃ مریم صدیقہ گواہ محمد انور احمد

**وصیت** 162013:: میں محمد عبیداللہ قریشی ولد بی کے فضل الرحمٰن قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 57 سال تاریخ بیعت 1968 ساکن بنگلور ڈاکخانہ سیوانگر ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از تجارت سالانہ 60,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد کلیم خان العبد محمد عبیداللہ گواہ محمد شمس الدین فاضل

**وصیت** 16214:: میں مبارکہ قریشی زوجہ محمد عبیداللہ قریشی قوم احمدی پیشہ، خانہ داری عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ سیوانگر ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.6.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ ایک عدد انگوٹھی ۲۲ کیرٹ ۵ گرام ایک عدد لچھہ ۳۰ گرام حق مہر 2500 روپے جو شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ ایک عدد کان کا زیور ۵ گرام قیمت 2500 روپے۔ کل قیمت 19500 روپے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبداللہ قریشی الامۃ مبارکہ قریشی گواہ مقصود احمد قریشی

**وصیت** 16215:: میں کے پی رحمت زوجہ پی ایم سلیم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ مانکاؤ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہار دو عدد 50.960 گرام چوڑیاں دو عدد 35.200 گرام انگوٹھی ایک عدد 2.340 گرام بالیاں 12.720 گرام کل 102.220 گرام جس کی موجودہ قیمت 68364 روپے ہے۔ حق مہر 10,000 روپے خاوند سے وصول ہو گیا ہے۔ میرا گزارا آمد از خورونوش ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سلیم پی ایم الامۃ کے پی رحمت گواہ پی کے عثمان

**وصیت** 16216:: میں صابرہ شفیق زوجہ ایم شفیق احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ بے پور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.9.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ 12 سینٹ زمین جس میں ایک مکان بمقام بے پور کالیکٹ خسرہ نمبر 42/8B ہے جس کی موجودہ مارکیٹ قیمت اندازاً دس لاکھ روپے ہے اس جائیداد کے نصف حصہ کا حق دار میرا خاوند ہے۔ خاوند بھی وصیت کر رہے ہیں۔ طلائی زیور 120 گرام ۲۲ کیرٹ موجودہ ریٹ 70,000 روپے حق مہر 10,000 روپے نقد وصول شدہ۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق الامۃ صابرہ شفیق گواہ ایم ظفر احمد

**وصیت** 16217:: میں حسام احمد شفیق ولد ایم شفیق احمد قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن بے پور ڈاکخانہ بے پور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.9.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق العبد حسام احمد شفیق گواہ ایم ظفر احمد

# ڈاکٹر صاحبان توجہ فرمائیں

نور ہسپتال قادیان میں ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں کی جگہیں خالی ہیں۔ موجودہ تنخواہ کا گریڈ:

7200-90-7290-248-9270-306-10800-337-12148-360-15748

جونیئر سپیشلسٹ گریڈ۔ 10000-390-13120-425-18220-475-22020

سینئر سپیشلسٹ گریڈ 14000-465-17720-505-13780-550-28180

اس کے علاوہ 25% نان پریکٹیسنگ الاؤنس اور رسک الاؤنس بھی ہے۔ ڈاکٹر و لیڈی ڈاکٹر صاحبان جو خدمت اور قربانی کا جذبہ رکھتے ہوں خاکسار کو اپنے پورے کوائف کے ساتھ درخواست ارسال کریں۔

احمدی لیڈی ڈاکٹر صاحبان جو زنانہ بیماری اور ڈیلیوری و Caesarian Section وغیرہ کا تجربہ اور خدمت و قربانی کا جذبہ رکھتی ہوں جلد از جلد خاکسار کو اپنی درخواست پورے کوائف کے ساتھ ارسال کریں۔ جن لیڈی ڈاکٹر صاحبان ابھی MBBS پاس کیا ہے اور زیادہ تجربہ نہیں رکھتی ہوں وہ بھی درخواست دے سکتی ہیں مگر تنخواہ کا گریڈ ان کی قابلیت اور تجربہ کے مطابق دیا جائے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر نور ہسپتال۔ قادیان)

# ہندوستان کی مسلح افواج میں طبقاتی نمائندگی

(مسلمانوں اور دلتوں کیلئے فوج کے راستے بند)

| طبقات | ملک کی آبادی میں تعداد | فوج میں تعداد | فوج میں فیصد |
|---|---|---|---|
| مسلمان | 14 فیصد | 33 ہزار | 3% |
| درج فہرست ذات | 16.5 فیصد | 45 ہزار | 4% |
| درج فہرست قبائل | 8.5 فیصد | 21 ہزار | 2% |
| دیگر پسماندہ طبقات | 40 فیصد | 90 ہزار | 8% |
| برہمن | 4 فیصد | 4.5 لاکھ | 40% |
| راجپوت | 6 فیصد | 1.6 لاکھ | 15% |
| مراٹھا | 2.5 فیصد | 80 ہزار | 7% |
| جاٹ | 1.5 فیصد | 65 ہزار | 6% |
| بھومیہار | 0.4 فیصد | 35 ہزار | 3% |
| کھتری پنجابی | 0.6 فیصد | 40 ہزار | 4% |
| بنیا | 2.5 فیصد | 60 ہزار | 5% |
| کائستھ | 1 فیصد | 45 ہزار | 4% |
| فوج کی کل تعداد | 100 فیصد | 11 لاکھ | 100% |

(بشکریہ نئی دنیا دہلی)

جلسہ سالانہ قادیان پر آنے والے

# ڈاکٹر صاحبان متوجہ ہوں

جو ڈاکٹر صاحبان اور پیرامیڈیکل سٹاف جلسہ سالانہ کے دوران قادیان میں خدمت کرنا چاہتے ہیں وہ اپنا نام، پتہ اور قادیان میں قیام کی تاریخیں وغیرہ خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں (ڈاکٹر طارق احمد ناظم طبی امداد)

Phone:01872-220545,01872-220469,9815573546


محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — الیس اللہ بکاف عبدہ — کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649

گولبازار ربوہ — 047-6215747


چندہ تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین کیلئے

# پیارے آقا کی مشفقانہ دعائیں

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے بابرکت زمانہ خلافت سے جاری جماعتی روایت کے مطابق وکالت مال تحریک جدید کی طرف سے امسال بھی 29 ماہ رمضان المبارک سے قبل اپنا چندہ تحریک جدید صد فیصد ادا کرنے والے مخلصین کی جماعت وار فہرستیں بغرض دعائے خاص سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کی گئی تھیں۔ جن کا ذکر حضور پر نے 29 رمضان المبارک کو ارشاد فرمودہ اپنے پر معارف درس القرآن کے اختتام پر کی گئی پرسوز اجتماعی دعا سے قبل بھی فرمایا تھا۔ اب پیارے آقا نے ازراہ شفقت اپنے مکتوب گرامی زیر روانگی وکالت مال لندن VM-0363/07-11-06 میں بھی ان تمام خوش نصیب مجاہدین تحریک جدید کیلئے یہ مشفقانہ دعائیہ کلمات رقم فرمائے ہیں کہ:۔

"آپ نے 29 رمضان المبارک سے قبل چندہ تحریک جدید کی سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے اسماء کی فہرست بھجوائی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال و نفوس میں بہت برکت عطا فرمائے۔ دونوں جہان کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور مالی قربانی کے میدان میں بیش از بیش خدمت کی توفیق ملے۔ آمین"

وکالت مال تحریک جدید اس خوش نصیب زمرہ میں شامل ہندوستان کی تمام جماعتوں کی خدمت میں پرخلوص دلی مبارکباد پیش کرتی ہے اور بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ مخلصین جماعت بھارت کے حق میں پیارے آقا کی مشفقانہ دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازے اور انہیں حضور پرنور کی خواہش کے عین مطابق تحریک جدید کے مالی جہاد میں پہلے سے بھی بڑھ کر قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

# پتے کی پتھری

جہاں تک پتے میں پتھریاں پیدا ہونے کا سوال ہے اس کی مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں ایک وجہ تو یہ ہوتی ہے کہ خون کے لال سیل جنکی عمر 120 دن ہوتی ہے بعض اوقات اپنی عمر سے پہلے ہی ختم ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور ایسا ہونے کے بعد چونکہ نئے سیل بننے کا عمل تیز ہو جاتا ہے پتے میں پتھریاں بن سکتی ہیں بعض اوقات کلسٹرول کی زیادتی اور پتے کی اپنی انفیکشن سے بھی پتھریاں بنتی ہیں۔ یوں تو موروثی طور پر بھی یہ بیماری ہوتی ہے لیکن دیکھا گیا ہے کہ عورتیں جن کا وزن زیادہ ہو اور جن سے زیادہ بچے پیدا ہوں وہ زیادہ تر پتے کی بیماریوں کا شکار ہو جاتی ہیں۔ جہاں تک اس کے علاج کا سوال ہے پتے کی سرجری اب پوری دنیا میں کی جاری ہے اس سرجری کیلئے بہت کم لوگ آگے آتے ہیں۔ اب چھوٹی عمر کی خواتین بھی پتہ کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جس شخص کے متعلق اس بات کا علم ہو کہ اس کے پتے میں پتھریاں ہیں۔ اس کو فوراً علاج کروالینا چاہئے۔ جہاں تک اس بیماری سے محفوظ رہنے کا سوال ہے۔ طبی مشورہ یہ ہے کہ چکنائی والی غذائیں کم کھائی جائیں۔ نہ صرف پتے کی بیماری سے بچنے کیلئے بلکہ اگر پتے کا آپریشن کروانا پڑے تو آپریشن کے بعد بھی چھ ماہ تک چکنائی والی غذائیں کم کھائی جائیں۔ کہتے ہیں کہ 1988ء میں جرمن ماہرین نے پتے کی پتھریوں کے علاج کا ایک نیا طریقہ پیش کیا۔ اس سرجری میں جو آلات استعمال ہو رہے ہیں ان کی مانگ ساری دنیا میں بڑھ رہی ہے۔

(مرسلہ: قریشی محمد کریم صاحب آف لاہور)


آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینٹنک لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222, 2248-1652

2243-0794

رہائش: 2237-0471, 2237-8468


ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

الصلوٰۃ ھی الدعاء

(نماز ہی دعا ہے)

منجانب

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

Syed Bashir Ahmed

Proprietor

Aliaa Earth Movers

(Earth Moving Contractor)

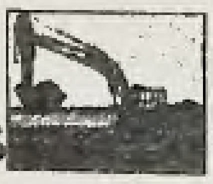

Available :

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
lbadrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Thursday | 14th December 2006 | Issue No. 50

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

# اللہ تعالیٰ جو ربّ العلمین ہے کی صفت ربوبیت سے ہر چیز اور ہر ذرہ فیض پا رہا ہے

## سب سے بڑھ کر اللہ کی ربوبیت کے فیض سے حصہ پانے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

## اللہ تعالیٰ ہم سب کو جو ہمارا رب ہے اپنی صحیح پہچان کرنے کی توفیق عطا فرمائے

**خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8 دسمبر 2006ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن**

تشہد، تعوذ و سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ جو ربّ العلمین ہے کی صفت ربوبیت سے ہر چیز اور ہر ذرہ فیض پا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ربّ العلمین ایسا کلمہ ہے کہ اگر ثابت ہو جائے کہ اجرام فلکی میں آبادیاں ہیں تو وہ آبادیاں بھی اس صفت کے نیچے آئیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ سے خبر دے دی کہ وہ ربّ العلمین تمام اقسام اور ارواح جو کسی بھی جہاں میں ہوں ان کا پیدا کرنے والا اور ان کی پرورش کرنے والا اور مناسب حال ان سب کا انتظام کرنے والا ہے اور تمام عالمین پر اس کی ربوبیت کا فیض برابر جاری ہے۔

فرمایا یہ تو فیض عام ہے جو ہر چیز کے حصہ میں آ رہا ہے لیکن ایک اس کی ربوبیت کا امتیازی سلوک ان لوگوں سے ہے جو اس کے خاص بندے ہیں ان میں پہلے نمبر پر انبیاء علیہم السلام ہیں اور سب سے بڑھ کر ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں فرمایا میں اس وقت اللہ کے ان خاص بندوں کے واقعات کا ذکر کروں گا اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ سب سے بڑھ کر اللہ کی ربوبیت کے فیض سے حصہ پانے والے آنحضرتؐ ہیں تو پہلے سلسلہ میں آپؐ ہی کے چند واقعات بیان کروں گا کہ کس طرح اللہ آپ کی خواہشات اور ضرورتوں کو پورا کرتا تھا اور جس سے صحابہؓ بھی حصہ لیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تو پیدائش سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا ایک نشان ہے آپؐ کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی عظیم شان کو دکھانے والا ہے جس کا بیان نہ ختم ہو سکتا ہے اور نہ ختم ہونے والا ہے۔ اس میں معجزات بھی شامل ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے سے کس طرح سلوک فرماتا رہا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ربّ العلمین کی صفت نے آنحضرتؐ کی ذات بابرکات میں عظیم الشان جلوہ دکھلایا ہے آپؐ نہ کسی درسگاہ کے پڑھے تھے اور نہ کسی مکتب سے تعلیم یافتہ تھے اور نہ کسی فلسفے کا باریک علم حاصل کرنے کی آپ کو فرصت ملی پھر دیکھو کہ قرآن کریم ایک ایسی عظیم کتاب آپ کو دی گئی جس کے علوم عالیہ کے آگے سب فلسفے ہیچ ہیں۔ یہ سب اس رب العالمین کا عطا کردہ فیض ہے۔ جس نے پہلے دن سے ہی آپ کو اپنی آغوش میں لے لیا تھا۔ حالانکہ پہلی وحی کے بعد یہی فرمایا کہ ما انا بقارئ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے قرآنی وحی کا عظیم الشان فیض آپ کو عطا فرمایا اور اللہ نے فرمایا کہ میرے اس بندے کے ذریعہ بھی اپنے اس رب کی پہچان کرو جو خالصۃً اپنے رب کی پرورش سے پروان چڑھا ہے۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرتؐ کے ایک واقعہ سفر کا ذکر فرمایا جس میں صحابہ کرامؓ کی پانی پینے کی خواہش کو آپؐ نے معجزانہ رنگ میں پورا فرمایا ایک عورت پانی لیکر جا رہی تھی صحابہؓ اس کو آنحضرتؐ کی خدمت میں لے کر گئے اس کے اونٹوں پر رکھے پانی کے مشکیزے سے حضورؐ کی معجزہ کی برکت سے اس قدر پانی نکلا کہ تمام صحابہؓ نے اسے پیا اور سب کی ضرورت بھی پوری ہوگئی اور وہ مشکیزے پہلے کی ہی طرح بھرے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے اس عورت کے متعلق فرمایا کہ اس کو کچھ تحفہ دیکر رخصت کرو۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ کے پاس جو کچھ بھی تھا خشک کھجور۔ آٹا۔ ستو سب کچھ ایک کپڑے میں باندھ کر اس کے اونٹ پر سوار کر دیا۔

تو اس طرح بھی اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کی حاجت کو پورا فرمایا پھر ایک واقعہ آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان فرمایا کہ ایک پیالہ دودھ میں تمام اصحاب الصفہ اور حضرت ابو ہریرہؓ اور آنحضرتؐ نے پیٹ بھر کر دودھ پیا۔ فرمایا اس قسم کے بیسیوں واقعات آنحضرتؐ کی مبارک زندگی میں ظاہر ہوتے رہے۔ اور اس زمانہ میں آپؐ کے غلام صادق سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ ایسے واقعات ظاہر ہوئے۔ اور ایسا اسلئے ہوتا ہے تا کہ دنیا کو معلوم ہو کہ نبی دنیا کی صورت کا آئینہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ اللہ اپنی قدرت کو ظاہر کرتا اور اپنی ربوبیت کو دکھاتا ہے اور اس کے لئے خدا نے کسی قوم اور کسی علاقہ کو محروم نہیں کیا وہ فرماتا ہے وان من امة الا خلا فيها نذير۔ کہ کوئی امت اور قوم ایسی نہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی نبی ہی نہ آیا ہو۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا یہ فیض سب سے بڑھ کر آنحضرتؐ کو ملا اور حضرت مسیح موعودؑ آپؐ ہی کے خاتم الخلفاء ہیں آپ ہی کے ذریعہ ہر احمدی نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا فہم اور ادراک حاصل کیا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے بعض واقعات بھی بیان فرمائے جن سے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور اس کی عظمت شان کا ذکر ہوتا ہے آخر پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہم سب کو جو ہمارا رب ہے اس کی صحیح پہچان کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

❁❁❁❁❁❁❁

## چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف سیکرٹریان مال خصوصی توجہ دیں

چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ ہے جسکی شرح سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ ہے۔ یعنی یہ چندہ ہر شخص کی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کے برابر ہے۔ جلسہ سالانہ پر جو مہمان قادیان تشریف لاتے ہیں وہ سب حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان ہوتے ہیں جنکی مناسب تواضع کا انتظام مرکز نے کرنا ہوتا ہے بفضلہ تعالیٰ ہر سال جلسہ سالانہ میں مہمانوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہو رہا ہے اس لئے ضروری ہے کہ جن احباب کے ذمہ چندہ جلسہ سالانہ بقایا یا واجب الادا ہے اسکی ادائیگی کی طرف احباب جماعت و سیکرٹریان مال خصوصی توجہ دیں کیونکہ جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۶ء میں صرف چند ایام ہی باقی رہ گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چندہ جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جسکی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں“

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

## ضروری اعلان

## جامعہ احمدیہ قادیان سے فارغ التحصیل طلباء متوجہ ہوں

### (بابت صد سالہ تقریب)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شاخ دینیات (جامعہ احمدیہ) کی بنیاد 1906ء میں رکھی تھی۔ 2006ء میں جامعہ احمدیہ نے صد سالہ تقریبات کا انعقاد کیا ان تقریبات کی اختتامی تقریب دو جنوری 2007ء کو دس بجے صبح سرائے طاہر قادیان میں منعقد ہو رہی ہے انشاء اللہ۔ تمام قدیمی طلباء و مبلغین کرام سے اس تقریب میں شمولیت کی درخواست ہے۔

**پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان**